

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

إِلَّا أَنْ أُولِيَاءَ اللَّهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ «القرآن»

کتاب المملوہ لیلۃ البعد

توالتین سے پروردگار کا چاند ہوتے

لو کنت من شیء سوا البشر

اگر آپ بشر کے سوا کچھ ہوتے

# ابریسم

سوانح حیات  
مفتی محمد امین

از قلم  
حافظ محمد عابد نعمان  
مفتی الحج الاسلامی (دہلی)

مکتبہ سلطانہ

مسند نوبہ فیصل آباد 041-2637219

# ابرار

سوانح حیات مفتی محمد امین

المکتبہ الاسلامیہ

044

حافظ محمد عابد نعمان  
مہاراجہ الاسلامی (دہلی)

پیشکش

مکتبہ سلطانیہ

شعبہ ادبیات اسلامیہ

041-2837228

اس ایڈیشن کے جملہ حقوق بحق مکتبہ سلطانیہ محفوظ ہیں

پہلا کالم - ایڈیٹر

مکتبہ - محمد باقر خان

ایڈیشن اول - دسمبر ۱۹۰۰ء

ایڈیشن دوم - دسمبر ۱۹۰۱ء

۴۰۰

اشعار - مکتبہ سلطانیہ، لاہور

کچھ نکات - محمد خالد اقبال

کتاب نگار کے نام

مکتبہ سلطانیہ، جامع مسجد، امرتسر، لاہور، گلبرج

پیشہ - پانچواں

نویں نمبر ۱۹۰۱ء - ۱۹۰۲ء

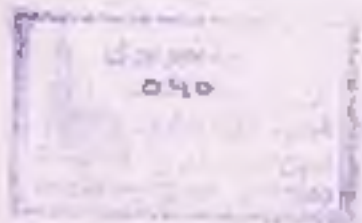
مجموعی - ۱۹۰۰ء - ۱۹۰۱ء

# انصاف

رفقائے اہل تشیع کے نام

کہ جن کے وجود سے ایک زمانہ نور ہوگا۔

(بسم اللہ)



مکتبہ سلطانیہ، لاہور

مکتبہ سلطانیہ، لاہور

## صدائے نو

الہی ہ تجھے پر ابرو بکھے  
جنہیں تو نے نکلا ہے ذوقِ خدا کی  
دو عالم ان کی ٹھوکر سے سزا و دریا  
سست کر پھاڑ ان کی بیست سے سائی





مرد خدا کی لاش کا بی بی نہیں ہوتا وہ خود بخود ہوتا ہے اور  
 اصل کو تو خدا دیتا ہے۔  
 اس کی پرواز اتنی طاقتور ہوتی ہے کہ جس کا اس سے تعلق کا غم  
 ہو جائے وہ پتھر یوں کو چھوٹے لگتا ہے۔  
 اس کی ذات ایک ایسا ٹھکانہ ہوتی ہے جو ہر ذی روح کا  
 مرکز ذکر میں جاتی ہے۔ اس کے کام میں وہ سچائی ہوتی ہے جسے انسانی  
 قلوب با حیل و حجت تسلیم کرنے لگتے ہیں۔  
 اس کی ذات ایک اپنا جہان ترغیب دیتی ہے۔ ایک ایسا  
 جہان جہاں رنگ و نور کی دم بھم برستی رہتی ہے۔ جب نور کی وہ  
 یونہی دل سیاہ پر پڑتی ہیں تو اس کے خود خال واضح ہوتے چلے  
 جاتے ہیں۔  
 ایسے ہی کلیل نقوش قدس میں سے ایک مرد ابرہہ کے  
 احوال کا رنجن کی تندر ہیں۔ اس امید اور یقین کے ساتھ کہ یہ احوال  
 و تذکار "دائستان و فیض پاکستان" کیلئے چراغ راہ ثابت  
 ہوں گے۔

1

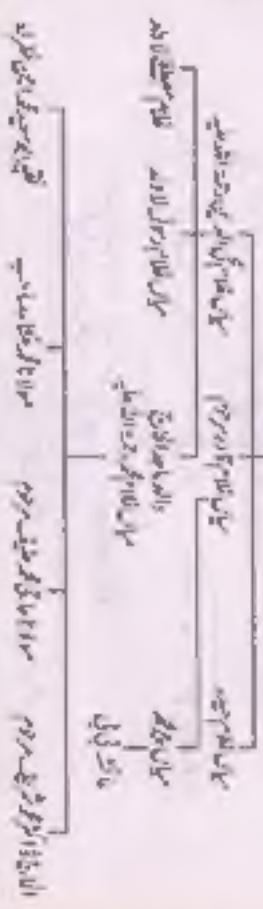
The page contains a large table of text, organized into columns and rows. The text is written in a cursive script, likely a historical form of English or a related language. The table appears to be a calendar or almanac, with columns representing months or seasons and rows representing specific days or events. The text is arranged in a grid-like fashion, with the columns and rows clearly defined by the spacing of the text. The overall layout is formal and structured, typical of a historical document.

لعلیپ، نللمه طللخ اول

مجلس شورای اسلامی

مجلس

میرزا قاسم خان صاحب



## 11



ہو حلقہ یاروں تو برہنہ کی طرح نرم

روزم کی دھن ہو تو فواد ہے سوسن

مگر میں کے موسم کی وہ گرم دو پہر تھی جب سورج آگ کے

شعلے برسا رہا تھا، دور دور تک کوئی ذی روح دکھائی نہیں دے رہا تھا،

راستے سلساں، نگیاں، دیران، اور کوپے بے آہستے، چار چار

قیامت کا سا سہل تھا، ایسا سا کہ جس میں شور بھی تھا اور سناٹا بھی، ہر

طرف ہو کا عالم تھا کہ اس بے پناہ گرمی اور ٹھیکراں سناٹے میں، دور

پکڑ پی پر ایک طفل کتب اپنے بڑے بھائی کا ہاتھ تھامے، نیچے

پاؤں، ہاتھ میں چند چھوٹی بڑی کتابیں اور آنکھوں میں روحانیت کی

چمک لئے دانش کدے کی طرف چار ہاتھ۔

چلتے چلتے یکتا زمین میں گئی آگ کا احساس ہوا اور پاؤں

دکھائی ہوئی بھٹی کی طرح چلتے گئے۔ چند فلاںک دور گھاس کے دوہ

چار درو لیلے نظر آئے، پردوں بھاگ کر ان تک پہنچے اور گھاس پر

پاؤں رکھ کر کھڑے ہو گئے کہ شاہی تھوڑی کو طراوت دلا دی گئی۔

کچھ دیر رکتے کے بعد وہی طفل کتب، گرمیوں کے کھمبے خانے



میں، زرد چوں کو تلوں سے روکتا ہوا علم کی پیاس بجانے کے لئے  
 ہاں شول، رواں، رواں تھا۔  
 علم کی شمع کے اس پردے کو آج دیا فقیر عمر قبلہ  
 مفتی محمد امین صاحب کرام سے جانتی ہے۔

## ابتدائی گوہر

نام ..... (مفتی) محمد امین

کنیت ..... ابو سعید

دعوت ..... یکم قوام محمد بن عبد اللہ علیہ

قوم ..... راجپوت مہلی

جائے پیدائش ..... لوارش آباد لاہور

حج روایت کے مطابق قمر وچ المصطفیٰ حضرت قبلہ مصلی  
محمد امین صاحب دامت برکاتہم العالیہ کی ولادت باسعادت  
۱۳۴۲ھ ۱۵ شعبان المعظم ۱۹۲۶ء میں ہوئی۔

نیم بلحاظ عود و سوار کیا ہی مبارک و دون تھا کہ حضور سرایا  
اور لہ مطلع الزور، فیض بخش و فیض آوار، ساقی بزم محبت و الفت،  
والقہ اسرار وحدت و کج گشتان خوبی و شمع بزم نبوی، محبوب ربانی،  
قلب مہمانی، خواجہ خواجگان، اشرف الاولیاء، انکار العارفین خرمہ  
عمران توبہ سے اکیم دل آرائی و سحر دلہائی ہوئے، غنچہ مستکار  
پہولی سے سانسے لگے اور چرخاں عیاسوں کے خواہجہ بخت خوشی سے  
جاگ اٹھے، دنیا اور دنیا والے قہر و ہمت لگے زمانے سے پاؤں

چمے اور کہتا: نہ ہے پند بلند اقبال، شمس الہدیٰ حضرت میاں غلام محمد

اور رہے پیر حق چار دہر امراء

والشمس عیان لڑ مطلق واللیل لڑ لکھ حصول

السور لکھ بر حصول الصبح وصال غروب

الوجہ وشرعہ ویاہوتہ والوجود وخلق فی مسجد

علم دایم کے گھر ایک مشرق کی طرح بلند ہوا چکا ہے

آئندہ جا بجا شمع و شمع والا شان ہو کر کشن آئے ہیں شان دلی

ہوئے والوقت

مژدہ سے ملی کہ حیرت ماح لا لانا آ

لا لانا شمس کا وہ صبح کا جانا آ

عرش سے چاند گرانی کی رہی پہ پستی

محل چار میں جہت ما پیدا آ

نور و حسن جلی اور انوار و شمع اٹھ کر شہادت دے

رہے تھے کہ یہ واقعہ دہلی میں کریم علی مصطفیٰ صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے دل پہ پڑا آپ دہلی چلے گا اور یہ جہاد

آئینہ حق لایق کر ماریوں کو وہ جلیات دکھائے گا کہ سب زبان

حال سے پکارا نہیں گئے

اے رنگ بولے شہل شمس الہدیٰ

لوہ رخ تو آئینہ حق لائے

اوتھار دینا کے پتے پتے بات، بچپن ہی سے آپ کی طبیعت

میں دو گل پائیں موجود تھیں جن سے انسان کمال کی طبیعت دوسرے

ہزاروں سے بالکل الگ اور ممتاز رہی کرتی ہے

آپ کے بچے سے بھائی حضور مرزا مفتاح صاحب فرماتے ہیں۔

”بچپن سے ہی آئینہ صاحب کی طبیعت دوسری سے جدا

تھی، بات کرنے کا انداز، بولنے کا طریقہ، طاقات و علوم

کی نسبت دوسراں سے زیادہ سب کچھ الگ تھا۔

اگر بولتے تو دیکھتے بچے میں، بچتے تو اخیر لقمے کے کسی بچے

سے بات کرتے تو لگا رہا جھگڑے، کسی چھوٹے سے کام کرتے تو

شفقت سے، چڑھتے تو دنیا و مافیہا سے بے نیاز ہو کر، دلوں کی

خدمت کرتے تو ساری ساری مانت و نیت سر دی میں کھڑے کھڑے

مزارعہ کرتے تھے۔

ہم دہلی (قید حضرت صاحب اور قید مشاعرہ صاحب) اپنے

گاؤں کو اصل آباد سے دور دوسرے گاؤں "کی حویلی" جاؤ کرتے تھے۔  
 سر دی ہوتی دولت کرم ہوتے، برسات ہوتی یا غزاں نے اُسے بڑا لے  
 ہوتے، ہم دونوں اپنے گاؤں سے چلے آئے "کی حویلی" چھتے کے  
 لئے جاتے وہاں ہمارے ایک بڑے ہی مشعل استاد تھے جن کو گاؤں  
 کے بچے، بچے "ماسٹر عبدالرشید" کے نام سے پکارا کرتے تھے۔  
 ماسٹر صاحب پڑھانے کے معاملے میں کمال سخت تھے ہر کسی کا بیٹھ کو  
 سفارش یا رشتہ نہ کر بھی انکی کلاس میں داخل نہ دیتے جب تک کہ وہ  
 انکی کلاس پاس نہ کر لیتے۔ ہم دونوں چھ دن وہاں تھے کہ کچھ بچے ہی  
 ماسٹر صاحب نے ہمیں تیسری جماعت میں داخل کر لیا۔  
 اس سے قبل ہم سب بھائی گھر میں ہی قلم لائی وقت دینا علی  
 سے پڑھا کرتے تھے جن میں ان کا صاحب دست و قلم ہوا کرتے تھے۔  
 قاعدہ پڑھنا، محنتی لکھنا، فقہی مسائل یاد کرنا، اور ہر کوئی کی نصیحتیں یاد  
 کرنا۔ قبلہ امامی سے پڑھ کر ہم ماسٹر صاحب سے پڑھنے چلے جاتے۔  
 ماسٹر صاحب بھی منجھد ماسٹروں کی طرح اکثر و بیشتر ہمیں  
 اپنے پڑھ کر کام کاج کے لئے بھیج دیا کرتے تھے۔  
 ماسٹر صاحب کی کمران ایک "لہڑی ڈاکٹر" تھی جو ہم بچوں سے

بڑی شفقت و رحمت سے پیش آتے اور کہا کرتی تھیں  
 "بچہ پڑھو پڑھو کچھ عمر ہے پڑھنے کی اگر اس عمر میں پڑھائی کر  
 میں پشت الال دو گے تو بعد میں بچھتاوے کے سوا کچھ بھی ہاتھ نہیں  
 آئے گا پھر روز کے کھرا سامان کی طرف مت کر کے چلاؤ گے کہ اے  
 عمر رختا بکھودنت کے لئے لوٹ آ کر رختا ہاتھوں سے سرگئی رست  
 کی طرف گزرتا چلا جائے گا گزرتا چلا جائے گا اور ساری دنیا دے کر  
 بھی وہ نہیں ملے گا۔"  
 ہم اس شکل اور میران خاتون کی باتیں سنتے ہوئے ہلے ہاتھ کر  
 پڑھائی میں مگن ہو جاتے۔  
 وقت پوچی دیکھا کیا کر لیں صاحب کے احوال دور دلا رہا  
 سر پہ کو بھرنے آیا اور وہ صاحب فراموش ہو گئے۔ ایک دن وہ  
 دو دن تین دن حالت دل و جان شراب ہوتی گئی، گلاب جیسا چہرہ  
 مر جھسا گیا۔ بڑا علاج کروایا، کمر پٹے لٹکے آڑے، دم سرہ آیا مگر  
 بھارتیہ کہہ کر نام ہی نہیں لے رہا تھا کہ آخر ہم سب کی خصوصاً  
 "کلاں لٹا" کی دوائی، رنگ لائیں اور فکر بڑا ہنس دن بعد بخار  
 اتر گیا۔ ہم نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا اور اس خدائے واحد کے حضور



جکا دیا کہ جو خدائے کن سے زمین و آسمان پیدا کرتا ہے۔

اور شیخ کرطام صاحب قہر کے۔ بکھریا ہوا ہوش چڑے  
یہ بات کہ بیکر کو سوچتے ہوئے ہے۔

۳۳ میں صاحب کی عمر پچیس سال ہو گئی ہم نیک بھائی  
بھائی محمد طیف صاحب مرحوم میں یعنی محمد طیف اور بھائی محمد طیف  
صاحب بیٹھے ہوئے تھے۔

شام افق سے اتر کر دھن پر دھک دے رہی تھی اس وقت  
ادھر سے کی گہری لالہ اور اڑتے پھپھ پھاتے افق سے اسے گھر  
تک ایک ٹکھا سا اندھیر تھا اور دیوار کا موسم شراب ہو چکا تھا۔ ہم تینوں  
کھٹوں پر کاف ڈالے ہوئے شاید سوتی پا کر رہے تھے کہ ہم میں سے  
کسی نے کہا

”وہیں کی تعلیم حاصل کرنی چاہیے، دنیا کی تعلیم و حیا میں حق وہ  
جائے کی گہری دین دنیا و حیا دونوں میں کام آئے گا کیونکہ حدیث پاک  
فہمیں سن رہی کہ جس میں حبیب خدا طہر تہذیب و شائے لڑا یا“ ایک عام  
دین کے لئے سمندر میں دھندلائی چھیاں تھیں اٹھائیں گہری تھیں“

ہم میں سے ایک کمرے سے کیونکہ والدین کو ہماری ضرورت

ہے ہائی علم دین پڑھنے کے لئے کسی دارعلوم میں داخلہ لے لیں اور  
جب وہ پڑھنے کو گھر واپس آئے ہائے آپ کی خدمت کر کے جت  
میں جاکر پڑھنے اور پھر یہاں علم دین کے حصول کیلئے نکل جائے۔

فیصلہ ہو گیا کہ میں (محمد ثناء صاحب) والدین کی خدمت  
پہنچ کر ان کا اور محمد ثناء صاحب اور محمد طیف صاحب دینی تعلیم کیلئے  
کسی مدرسے میں داخلہ لیں گے۔

اگلے دن بھائی جان طیف صاحب مرحوم، محمد ثناء صاحب کے لئے کہ  
دارعلوم شریعت شریف حاصر ہو گئے جہاں استاد الاسلام تھو گئے محمد  
حضرت علامہ شیخ الحدیث قلام رسول صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے  
تذریک پر بلوا فرمودے تھے اور عرض فرمایا کہ علم و حکمت کے حامی ہرگز  
نہایت لڑ مار ہے تھے حضور شیخ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ پوچھنے لگے کہ  
کہہ رہے ہو؟ بھائی جان طیف صاحب نے عرض کیا

”مختصر یہ ہے کہ بھائی جان ان کو دینی تعلیم پچھنے کا بہت شوق ہے اگر  
آپ اپنی شاگردی میں لے لیں تو شفقت ہوگی“

حضور شیخ الحدیث قلام رسول صاحب فرماتے گئے

”لیکھ چہ آپ ان کو بلوا جائیں بلاتے ہیں ان سے ہماری ہر گز

کی تو یہ آپ سے مل آ کر میرا کہے۔

سات دن بعد اثنین صاحب کمر آئے تو کمر میں روٹی بڑھ  
ہائی، مچ بڑی روشن ہوئی اور انگاروں پھر اس سرشاری میں گزرتا کہ عمار  
بھائی، عالم دیچ کہ جس کے پاؤں کے بعد وقت لڑتے پر بچھاتے  
رکتے ہیں، مگر آیا ہوا ہے جس کے دم قدم سے کمر میں روٹیں اور آ  
ہلے پچھا جاتے ہیں۔

بچھن علی سے اثنین صاحب مولانا موم محمد اللہ علی کے اس  
لرمان پر پختی سے کاربند تھے کہ  
لہ شو از اختلاط دہرہ یار نہ بدترند از دہرہ  
نہ چہ تھا نہیں بھول نہ چہ بد بچھن وہ لہلہ نہ  
لہے دوست کی صحبت سے ہمیشہ وہاں کیونکہ ہلاکت سے  
سانپ سے مگر بدتر نہ ہے ہر سانپ فقط جان پر مل کرنا ہے جبکہ ہر  
دوست جان بھائی جان پر مل کرنا ہے۔

یہاں تک پہنچ کر مولانا فقیر صاحب بھرنگ کے سر ہانے  
مولانا فقیر صاحب کو سر پر ہانکا اور ساتھ مڑ سال لہن کے طر کو  
لہاں کے سامنے لانے کی کوشش کرتے ہوئے لہے۔

یہاں تک پہنچے اور پڑتا ہے مگر اثنین صاحب کے ایک ہی دوست تھے  
اور ان کا نام حافظ (۱) اثنین الحق تھا۔ جب مگر اثنین صاحب کمر  
آئے تو حافظ اثنین الحق صاحب کو بھی مروت لے آئے ایک ہفتہ کمر  
گزارنے کے بعد ان دنوں وہیں شریف شریف ملے جاتے۔  
وقت کا پیر بکرا کے سر کا، بل ڈھار گزرتے تھے اور اثنین صاحب  
نے دارعلوم شریف شریف میں تعلیم مکمل کر لی۔

نزار عطاء کا وقت ہو چکا تھا مولانا فقیر صاحب و فکر اثنین  
نے کرتے کے ہار و لہر کے مثال کر سنبھ پناہ فرماتے تھے  
"ہر اثنین کا وقت ہو گیا اسے دیش جا کے لہار پر چھوٹی اسے  
ہائی دیا گلاس رنگی رہی تے غیر رسال کا۔"

میں نے تانا تکی مولانا فقیر صاحب کا شعر یہ ہی کیا اور کمر  
وہاں آ گیا۔

☆☆☆☆☆

۱۔ مولانا فقیر صاحب نے مولانا حافظ اثنین صاحب کو معرفت صاحب کے چھوٹے  
دوست ہیں اس وقت مولانا حافظ اثنین صاحب کو کاشمیر کے مولانا صاحب صاحب  
آپ کا کہنا ہے کہ مولانا حافظ اثنین صاحب کے چھوٹے دوست ہیں۔

# علمی ارتقاء

قبلہ ملحق ہمارا مین صاحب دامت برکاتہم العالیہ فرماتے ہیں۔  
 "فقیر ابو سعید قطرہ شہل الکلام برص ۱۳۳۱ھ مطابق اگست  
 ۱۹۱۲ء میں سیدی رضوی محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت  
 میں حاضر ہوا۔

اس وقت آپ کا قیام ماضی طور پر اس مقام پر تھا جہاں  
 صاحب یہ سراجیہ کون قائم ہے۔ آپ اکیلے ہی دالانی کمرے میں رخصت  
 المروز تھے (اس اظہار سے فقیر جامعہ رضویہ مظہر اسلام لاہور  
 کا پہلا طالب علم ہے)

فقیر قطرہ نے بڑے بڑے میں بیٹھ گیا اور وہب طاری تھا کہ  
 کہاں وہ بریلی شریف کا بیخ اللہ سے اور کہاں میں ایک ادنیٰ سا  
 طالب علم پر ہی وجہ دہر جانے کی حسرت ناپذنی تھی۔ آخر یہ سوچ کر کہ  
 یہاں تک جب تک کیا ہوں تو لوہے جانے کے سوا چاروں نہیں ہے۔ دل  
 کو تسلی دی، مصحف کی دو بیڑیوں کی طرف بڑھ گیا۔

فقیر بیڑیوں چڑھ رہا تھا کہ اچانک سیدی محدث اعظم پاکستان  
 سوا امر راحہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ ہر طرف کے لئے اوپر سے پہنچے



عزیز مارہے تھے۔ آپ سے جب دیکھا تو ہاتھ دو پھیلا دیئے اور  
 نصیر کو گلے سے لگا لیا۔

غرض بھائیوں، نصیر و صاحبزادوں کے ہاں جس کی بارگاہِ جلال  
 میں چشمِ بند کی شکر رہا کرتیں، جس کی برکتوں کے فیضان نے حیرت  
 بخشوں کو بختِ رسا اور محروموں کو خوش نصیب بنا دیا تھا، پتلیوں جس کے  
 قدموں سے لپٹ کر کھڑے عروج کا اہل ازاد حاصل کرتی تھیں، کتنے لوگ  
 اس کی ایک نگہ کیما اثر سے سدا ازلہ حاصل کرتے تھے، جس کے بیٹے  
 کے ساتھ انکی مولانا احمد رضا خان فاضل بریلوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ  
 کے تحت جگر ملحق اعظم ہند مولانا مصطفیٰ رضا خان صاحب کاسینہ مس جوا  
 کرتا تھا۔ آج اسی مبارک بیٹے کے ساتھ نصیر کا سینہ مس تھا اور نصیر بچے  
 نصیر کی خوش بختی پر ہاتھ دھرتا تھا۔

اس کے علاوہ شفقت اور ملحق کو دیکھ کر نصیر بہت متاثر ہوا آپ  
 نے فرمایا کہ وہ رہا میں دیکھو پیسے لڑا رہا کرتی ہیں۔

نصیر کو وہ وقت یاد ہے کہ آنکھوں کے سامنے محو رہا ہے کہ  
 چہرہ انور پر ایک شعلہ کی شکر ہوئی تھی۔ آپ نے ہاتھ مبارک میں  
 ہاتھ کے پیچھے ہاتھ مبارک پر جو یہ جس کی دلوں میں کافور کے اوپر

جسیر، ہاتھ مبارک میں سطر کا لٹا تھا۔ آپ نے محو کر لیا لائے اور  
 یہ دعا وقت گزارا ہوا کی۔ شام کا وقت تھا، بھائیوں میں گرمی کی شدت رہا ہو تھی  
 تھا دیر سے دیر سے چل رہی تھی۔ سیدی محدث اعظم پاکستان علیہ  
 الرحمۃ کے لیجائے انہوں نے جنٹیل کھائی، آپ نے نصیر سے پوچھا  
 ”سولی صاحب! آٹھی روٹی کھاؤ گے؟“ کھانہ عام پر نہیں تھی نصیر کی زبان  
 سے نکل نکلا ”ایک روٹی کھاؤں گا۔“

یہ سن کر سیدی محدث اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:  
 ”بھو! خدا ایک روٹی کھاؤ گے تو چھوٹے کیا؟ پھر ہاتھیں  
 ہاتھ کی انگلیوں پر دائیں ہاتھ کی انگلیوں مار کر فرمایا جنتہ خدا، غروب  
 کھاؤ اور خوب پڑھو۔“

اس کے بعد آپ نے مجھے چار آنے عطا فرمائے۔ نصیر  
 دیکھتے ہوئے غم سے چار روٹیاں مع سامنے لے کر حاضر ہوا اور اسے  
 بیٹھ کر کھا لیا۔ یہ سدا ایک مریض تک چلا رہا، پھر کی دیکھ کر ظہار بھی  
 ختم ہو گئے اور حدیثِ نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے اسباق  
 کا قہر شروع ہو گئے۔

کچھ دنوں بعد نصیر چہرہ کھانا پس لایا اور بچے کمر چلا گیا اور کی

۱۲  
 دو بیماری کی حالت میں گروے رنگ چلا چکا تھا، جسم کڑھ ہو گیا،  
 سانس دھنکی کی طرح چلنے لگا، وہ میں ہر وقت کی خیال گردش کرتا  
 رہتا کہ ساتھیوں کے اسباق شروع ہوں گے مگر میں اس پہلی کے  
 ہاتھوں پہ بس ہو کر گھر بیٹھا ہوا ہوں۔ وہ بعد اللہ رب اسرت نے  
 اپنا رخصت کی اور کچھ صحت عطا ہوئی تو فقیر نے والدین کریمین رحمہما اللہ  
 سے لالچو رانے کی اجازت مانگی والدین ہر گھما اللہ نے فرمایا  
 ”بھلا لالچو رانہ ہے اس لئے ہجر ہے کہ لاہور کے کسی  
 در سے میں حدیث پاک پڑھ لو والدین کا حکم سزا گھوں پر، چنانچہ فقیر  
 نے لاہور میں ہی حدیث پاک پڑھنے کا ارادہ کر لیا۔ میرے بچے  
 ہماری الحاج عرفان صاحب عطا اللہ فی سائیکل لگاوا، بکریں کو بھانڈ  
 کر صاف کیا، میرے اچھے سے بستر لے کر کیرٹی پر رکھا اور کھانسی پر  
 بیٹھا کر لاہور روانہ کر دیا۔ نوازل آباد سے لاہور میں ہماری صاحب  
 سے پہلے پہنچ گیا۔  
 یہ اہمیت کی ایک عقیم درسا تھی۔ لوگ اس درسا  
 کو ..... کے نام سے پکارتے تھے۔ فقیر درسا میں پہنچا،  
 بہ ترتیب ساتھیوں درسا کیں، دیکھا کہ اس درسا کے شاگرد

۱۳  
 مولانا ..... رحمہ اللہ صیہ سہانی سے فارغ ہو کر بیٹھے تھے۔  
 فقیر نے ادب سے سلام عرض کیا، حال احوال دریافت کئے۔ آپ  
 نے اشتہار فرمایا کہ کیسے آہوا؟ فقیر نے عرض کیا چھٹے کے لئے  
 آیا ہوں۔ فرمایا کیا پڑھو گے؟ عرض کیا در حدیث شریف فرمایا  
 ”بھلا فقیر کیا پڑھو گے؟ چاروں روٹیاں کھاؤ گے اور چلے  
 جاؤ گے۔“  
 فقیر کی آنکھوں میں آنسو آئے سب کچھ دھندلا سا گیا، وہ  
 عین لیکن قطرے حلق میں گرائے اور ادب سے سلام عرض کر کے  
 اہرا گیا۔  
 کچھ میں نہیں آتا کہ پختہ ریاستیں کیسے  
 رہا تیں تو بھلاوت ہے چنانچہ تو بھلاوت ہے  
 فقیر کھنکی پلوں کو بوجھ لٹائے کمر تھا کہ تھوڑی دیر بعد  
 ہماری صاحب بھی پہنچ گئے۔ ان کی مودج دیگی میں دوبارہ عرض کرے  
 یہ عجز دی زبان و ہوا۔ یہی کہ ہماری صاحب کی گرم طبیعت نے  
 جوش مارا اور فرمایا  
 ”ابھو چلیو! کی گل بند سے کب گئے؟“

اور جب ہم اٹھنے لگے قبل شیخ احمد سے صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا  
 "بچہ کھڑے ہو مگر رہا ہو تو دیکھ لو کھڑے دیکھا تو طرطرا کے  
 جا رہا تھا اور اٹھنا ان کے دیمانے کی مانند تھا۔  
 بھائی صاحب نے فرمایا "پلو دایں چلیں اور جب ہم درگاہ  
 سے نکل کر آہستہ قدم اٹھائے ہوئے سرگھر روانہ ہوئے تو ایک بس  
 والا صدمہ لگا رہا تھا۔  
 "لاکھ راجا جا لاکھ راجا جا"  
 لاکھ راجا نام سن کر فقیر کو جوں آگیا اور بھائی صاحب  
 سے عرض کیا "آپ سترس پر رہیں اور والدین کو فقیر کا سلام  
 عرض کر دیں"  
 سائے لاکھ راجے کے گچھل میں نکل چکے تھے رات گہری  
 تھی، کھڑا اور سڑی میں چلی ہوئی رات کی تاریکی میں فقیر لاکھ راجے پہنچا  
 اور رات جاحش ہار گیا۔  
 سیدی محمد علی اعظم رحمۃ اللہ علیہ سے مہال پر مکان کرانے پر  
 سے لکھا تھا اور اب مگر تحریک سے جا چکے تھے۔  
 صبح سویرا چمکا، پر مہال کی چکاسٹ کے ساتھ ہی کھانے

والہ دلی کہ حضرت صاحب تحریف سے آئے ہیں۔ فقیرین کہہ رہا رہی  
 عرب بھگتا اور سیدی محمد علی اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا نہ ہار  
 تلاش کرتا رہا کسی نے پرچھا "صوفی صاحب کیا دھو رہے ہیں؟" میں  
 نے کہا "حضرت صاحب کو دیکھ رہا ہوں" اس نے کہا "وہ تو مسجد میں  
 تحریف لا چکے ہیں اور سبھی کی شروع ہیں"  
 فقیر جب حاضر ہوا تو دیکھا کہ مسجد کے کونے میں تیزی تھی اور  
 تھی (کیونکہ شاہی مسجد پر ایسی ہیبت تھی تھی، اور اس تیزی کے لیے  
 پر تیزی شریف کی عظیم درگاہ کا مسجد صاحب میں حدیث پاک پڑھا رہے  
 اور جب فقیر سامنے ہوا تو سیدی محمد علی اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ سے  
 دونوں ہاتھ پھیلا دیئے اور فقیر کو گلے لگا لیا جب اسحاق کا وقت ہوتا تو  
 کہتا دھرست فرماتے ہوئے فرماتے  
 "مولوی عین صاحب دیکھو کیا ایسا ہوا کہ صوفی صاحب  
 آگئے ہیں۔ یہ بار بول فرماتے ہے فقیر اس خشک انداز سے آیا  
 مگر شہرہ اکلا اور بھولتی گیا۔  
 سیدی محمد علی اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ جب حدیث پاک  
 پڑھا کر قرعہ ہو گئے تو بچے یا بعد صوفیہ کے گن میں تحریف لاتے اور

ہدایت کی سبب بن جائے۔

الحمد للہ رب العالمین فقیر نے سب سے (بظاہر) شریف  
مسلم شریف، نسائی شریف، ابن ماجہ شریف، ترمذی شریف  
(ابوداؤد شریف) کے علاوہ ماحسن محدث کاظمی مبارک علم فرماؤ  
دیگر سب کی تصحیف پاکستان و متحدہ اہل علم سے ہوئی ہیں۔

اس دوران ابتدائی محدث رحمۃ اللہ علیہ نے فقیر کو متعارف فرمایا  
تاکر کر دیا۔ بعض اصحاب شیخ الحدیث صاحب سے ملے گاؤں میں چکوں  
سے پاکر آئے تھے جب آپ حدیث پاک کے دہانے سے نظر اٹھاتے  
تو پھر آئے والے اصحاب سے خیریت پوچھتے اور اپنے ملے اور رہنے  
پر میں پوچھتے کہ آئے والے خیران وہ جاتے اور ان آئے لوگوں میں  
سے بعض مرض کرتے

”ہم نے کوئی شکوہ ہے تو آپ میں فرماتے کہ جاؤ مجھے  
دارالافتاء میں جا کر لکھواؤ بلکہ کسی طالب علم سے فرماتے مولانا  
صاحب گاؤں سے آئے ہیں انہیں دارالافتاء معلوم نہیں لہذا میں  
دارالافتاء میں لے جاؤ اور منشی صاحب سے کہو کہ اس کو کوئی بھی لکھو  
اور چائے کی پکائی کریں۔“

اس طرح آہستہ آہستہ قدم قدم پر دیر سے دیر سے فقیر اللہ رب  
العزت کے فضل، آقا علیہ السلام کی نظر رحمت اور شیخ الحدیث مولانا  
سردار احمد صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی نگاہ کیہا کی بدولت مفتی  
محمد امین بن گیا۔

ایک محاکمات پر دور بازو محبت  
چاہئے چاہئے چاہئے

☆☆☆☆☆



دوران تعلیم چند  
خوشگوار یادیں

وہ اس وقت کی بات ہے جب کہ حضور قدس سرہ اللہ عنہ علیہ السلام  
 کی رہائش گاہ میں بیٹھ چکے تھے اور آپ دس حدیث پاک سے  
 قاری ہو کر گھر میں بکھرے ملائے تھے اور وہیں سے فرمایا  
 "آپ تھک گئے ہوں گے، چلی کر میں اہائی کا کام غمر کے  
 ہو مکمل کر لیں آرام کا وقت ہے تھوڑی دیر سنا لو  
 حوروں کے جانے کے بعد حضور شیخ الحدیث نے فقیر کو رو  
 پڑے اہائی حضرت مولانا حامی رحمہ صیف صاحب دین اہل کو بلا لیا۔  
 ہم بھاگ کر جلدی جلدی حاضر ہوئے تو فرمایا "مسزہ ریت نکال  
 رہے تھے وہ چھٹی کر گئے ہیں اب تم ریت نکالو  
 ہم دونوں اہائی رو لگائے گئے چونکہ اس طرح کا کام بھی کیا  
 نہیں تھا اس لئے کوئی تجربہ بھی نہیں تھا۔ ہم نے ایک سی اور ریت نکالی تو  
 اہلیہ "اب رہنے دیا یہ سن کر ہم دونوں ک سخت شرمندگی لاحق ہوئی۔  
 آپ نے اس شرمندگی کو مٹا دیا کہ فرمایا  
 "یہ جن کا کام ہے وہی کریں گے۔ آپ دونوں کو اس لئے  
 بلا دیا ہے کہ تمہارے ہاتھ لگ جائیں تو انشاء اللہ پانی بیٹھا نکل آئے گا۔  
 ایک مرد بزرگ صفاء کے بعد جامعہ دہلی کے دفتر کے میں

سارے مومن میں طلبہ شیعہ شہید مکرار کر رہے تھے۔ وہ اسے پاؤں جل رہی تھی یہ سوچ کر کہ سب اہل ظلم و ستم ہیں، دور آسمان کے کنارے چاند کا ٹکڑی سا نظر آ رہا تھا، لکڑی کے دیوہ لہجے تخت پر حضور شیخ الحدیث صاحب رحمۃ اللہ علیہ تشریف فرماتے۔ آپ نے فقیر سے ایک مسئلہ دریافت فرمایا۔ غالباً وہ مسئلہ یہی رہی ہو کہ کے متعلق تھا۔ فقیر نے اپنی کلمہ کے مطابق عرض کیا تو سن کر فقیر کے متعلق فرمادہ

”لعل الجنة سبعين سلاسل لعل الجنة سبعين سلاسل“

فقیر کیلئے یہ جملہ مرغ افلاک کے حصول سے بھی بچا اور صاحب مدد انکار ہے کیونکہ آپ کی زبان مبارک سے فقیر کے لئے مفتی ہونے کا وہ ہر مسئلہ حل و عقد شدہ ہے۔

☆ یہ بات اس جنت کا ہے کہ جب کہاں مل غیر آباد ہوگی، جگہ کافی تھی لہذا سب حضرات آئے کیونکہ اس میں آباد ہونے کے لئے انہیں ہمارے جہان میں سے ایک ہمارے حضور سیدتی صحت اعظم پاکستان رحمت اللہ علیہ کے عرفان میں سے تھا ایک دن وہ آ رہے تھے جیسے اور جیسے ہو رہا تھا اس اثر ہی تھیں۔ عرض کرنے لگا کہ حضور عارف مکر کے مومن میں

☆

تجربہ انہیں بتاتی ہیں ہم ہرے خوفزدہ ہیں، کچھ کہتے۔

☆ آپ نے فقیر ابو سعید غفرلہ اور مولانا سید راہی شہنا صاحب رحمۃ اللہ علیہ (والد محترم قبلہ سید حاجت رسول شہنا صاحب رحمۃ اللہ علیہ) کو بلا دیا اور فرمایا

”تم دونوں ان کے مکر چاؤ اور میری یہ چٹری لے جاؤ جا کر کمرے کے مومن میں رہنا اور ساتھ ہی یہ بھی کہہ دینا کہ ہمیں (مردار احمد) نے سمجھا ہے اور یہاں کی چٹری ہے۔ غریب دار آ نکدہ اسکی حرکت ہرگز تنگی جائے۔

☆ ہم دونوں ان کے کمرے گئے اور چٹری کو زمیں پر مار کر مضبوط بنایا

☆ چٹام سے کرا گئے۔ چٹان احمد وہ صاحب خانہ حاضر ہوئے، چڑے سے خوشی لک رہی تھی۔ عرض گزار ہوئے کہ اللہ رب العزت نے غفل فرمایا ہے اب کوئی ٹھنڈا دھواں نہیں رہا۔

☆☆☆☆☆

# تزوج

۲۸

۲۹



کچھ روایت کے مطابق قبل ملتقٰی خیرا میں صاحب مدظلہ العالی  
کی شادی خانہ آبادی خانم الاولادہ جمادی الاول ۱۲۷۱ھ مطابق  
شعبان ۱۲۵۳ھ کو ہوا تھا۔

اس پر اور پوری جانب دیکھتے ہیں

جب آپ کی (شادی بیان) شادی کی بات مل رہی تھی تو  
آپ نے اپنی چھوٹی صاحبہ مرحومہ منور کو خواب میں دیکھا جو کہ  
نہایت ہی پارسا و نیک خاتون تھیں اور ساری عمر بچوں کو قرآن  
پڑھاتے گا رہی تھی۔

چھوٹی صاحبہ نے بچپن میں "چٹا تھامی کیا مرگیا ہے"

آپ نے جواب فرمایا "مگر اللہ تعالیٰ اور میرے والد صاحب کی  
مرضی شامل ہے تو یہ کدو مجھے بھی مٹھو رہے"

آپ کی چھوٹی صاحبہ نے فرمایا "چٹا اللہ کی رضا بھی اسی  
میں ہے اور تمہارے والد صاحب کی مرضی بھی یہی ہے اور یہ دست  
نور سے نکلا ہوا

یہ بڑے نیک و پارسا اور نیک ہیں۔ ان کی دل و جان سے  
خدمت کرتا۔

دعویٰ جان نے سر تسلیم خم کر دیا

مگر سدا کی جان علیہما الرحمہ کی رہائش چک فبر ۱۳۰۳ء میں  
فیصل آباد میں تھی اور سیدی امین الدین صاحب مدظلہ العالی کی  
رہائش چنگ پور کے باہر کلا کوشاں میں تھی۔

جب دادی جان علیہما الرحمہ کی رخصتی ہوئی اور آپ علیہما حضرت  
صاحب دامت برکاتہم العالیہ کی ہرقل میں گھر داخل ہوئے تو وقت  
نہایت چاہتا تھا مرنے کے

"میں علی فصولہ، میں علی فصولہ، میں علی فصولہ، میں علی فصولہ"  
کہنے کی آواز جرجری سناؤں سے نکلتی اور آپ کی زبان اللہ سے جو  
الفاظ سب سے پہلے سراج کے گھر میں نکلے ہوئے  
"مجھے نرا دوا کرتی ہے"

دوا کیا دیا جائے نہایت بچاؤ اور سرچر سے میں رکھ کر بل بچھ  
ہو رہی کہ قدمیں میں رکھ دیا۔

پھر حضرت دامت برکاتہم العالیہ کی والدہ ماجدہ علیہما الرحمہ

نے فرمایا

"ہر مبارک جو میری ہونے مگر میں داخل ہوتے ہی  
سولی تعالیٰ کی بارگاہ میں جھپٹ لیا زخم کر رہی ہے۔ آنے والی یہ  
بیکبرہ مگر میں آئی ہے کہ جس مگر میں مبارک دی جاتی ہے تو دنیا کے  
چند کوس پر نہیں بلکہ سہرگ دی جاتی ہے تو اللہ عرو و جلی کی عبادت و  
بھگتی پر دی جاتی ہے۔"

حضور قبلہ مفتی محمد اسحاق صاحب مدظلہ العالی فرماتے ہیں

"اگر لاکھوں روپے کا جہیز ساتھ آتا۔ عیاشان فریخہ ساتھ  
آتا اور ستروں کے حساب سے سو، بھی ساتھ ہوتا تو مجھے اتنی خوشی نہ ہوتی  
جتنی خوشی اس بات سے ہوئی کہ آئے والی رنج دہی تو اللہ تعالیٰ کی  
صہبت کو جیتی ہے۔"

والدہ محترمہ مولانا محمد اسحاق صاحب مدظلہ العالی نے مجھ سے بیان فرمایا  
"تمہارا دادی جان رحمہ اللہ نے کبھی حضور سیدہ ی قیلہ حضرت صاحب  
سے کوئی فرمائش نہ کی تھی۔"

یہ سہرا کی نیک رخ لعلی رات تھی، کمر میں لپٹی ہو، کا ایک  
میرے ساتھ آتا اور چہروں پر مسکائی کی طرح اتر جاتا، در و در و چنگا پاتا

ہوا کب سے مغرب کی جھل میں ڈوب چکا تھا، ہم برف ہوتی انگلیوں پر  
پھونکنا مار کر رول کو تھلائے کی تا کام ہی کوشش کیا کرتے تھے۔

اسی عداوت والے عزم کی ایک مردانہ میں تمہاری دادی  
جان رحمہ اللہ کی عقلی آواز بھری اور قیلہ حضرت صاحب راست  
و کاظم اٹالی کی خدمت میں عرض کیا

"حضور! ایک حد کرم چاہو منگوا دیجئے!"

قیلہ حضرت صاحب نے یہ جملہ اس مطلب پر نہایت حیرت ہوئے کہ  
رنگ کی کے گا میں سے کئے آج تک تو کوئی فرمائش نہیں کی تھی  
آپ خاموش ہو گئے۔ اس پر دادی جان رحمہ اللہ نے اصرار کیا تو قیلہ  
حضرت صاحب مدظلہ العالی نے چند چادریں منگوا دیں اور کہا کہ ان  
میں سے ایک پسند کرو اس پر آپ رحمہ اللہ نے ایک چادر پسند کر لی۔

اسکے روز حضور سیدہ ی قیلہ حضرت صاحب مدظلہ العالی نماز ادا  
رہا کر قیلہ دیکھنے گئے کہ آپ رحمہ اللہ نے چادر پہنتے ہوئے آپ  
کے کندھوں پہ ڈال دی

مخصوصاً آپ کی پسینے والی کندھ کی چادر پسند ہوئی تھی۔ یہ  
چادر میں نے کبھی آپ کیلئے منگوائی ہے۔ آپ تو اپنا خیال نہیں رکھتے۔

مجھے ہی رکنا پڑا ہے۔ اگر میں ہوا میں کرونگی تو اور کون کرے گا۔

یہ سن کر قبلہ حضرت صاحبِ علیہ السلام مسکرایا۔

حضرت مولوی چان دھما اللہ نے سادہ اور عمدگی حضور قید ملحق صاحب  
در بندہ اس کی تائید نہیں کی۔ تاہم اس کو کہا کہ اس کا تصور بھی نہیں  
کیا۔ کہ ہے حضور سیدی قبلہ حضرت صاحب مدظلہ العالی سے عرض  
کی کرتی تھیں

”جب سہج ساجے پر جاگا، جاگا ہے اور ہو جائے گا۔  
ستارے ٹوٹ ٹوٹ کر ٹھہرا نہیں گئے، یہاں اور کیا دھجیاں اڑا جائیں گی  
اور وہ روٹی کے کالوں کی طرح اڑا شروع ہو جائیں گے جب بڑھتی  
تانبے کی ہوگی کوئی کس کا یہ زمان حال ہوگا۔ اس دن گناہ دیکھنے کا  
کس نے زہم کی ہر آپ کی جائز ملی نہیں کی۔

حضور میں ہی قبلہ نظر نہ تھا حساب رائے

”انشاء اللہ حضور جل اگر مجھ سے جو چاہا گیا تو میں اس بات کا اقرار کروں گا کہ آپ نے کبھی میری نافرمانی نہیں کی۔ اور کبھی بھی حضور سیدِ قبلہ حضرت صاحبِ سے عذابِ آسمانی کی گواہی کے واسطے میں عرض کر نہیں

(۱).....کچی باقریانی خلیج کی

(۳)۔ کبھی دولت نہیں ملے گی

حضور سیدہ اقبالہ حضرت صاحب زید ثرؤہ خدامہ شریفہ نے ہیں

”میں ان بد باتوں کا گمراہ ہوں۔ اگر کوئی بڑا خالق و مالک  
 فرض دے گا تو مجھ سے کہا تھا طلب کی تو انتہاء اندر تک ضرور لگائیوں  
 گا۔ (آج کل کی خواہش کے لئے ایک مثال نمونہ ہے)

قبلہ والدہ صاحبہ فرماتے ہیں کہ آپ رحیم اللہ میں قوت کا  
حرف پڑ میں بطور خاص موجود تھا۔ جب بھی حاجت مند آتا تھا۔  
یہ سند ایام خلعت میں بھی ہماری رہا۔ ہم بھائیوں میں سے جو بھی  
آپ کی مالی خدمت کرتا اس میں سے ایک بھی عیسائی و تہذیب خرقہ  
گرتیں بلکہ اس سے ضرورت مندوں کی ضرورت اور حاجت مندوں  
کی حاجت ہر آدمی کی کوشش کرتے۔

۷۔ کچھ نکلش میری یادوں کے باقی ہیں ابھی تک

دل ہے سرو سامان کی دہان نہیں ہے

سچی چہرہ ہے جو اس ہمارے تو حضور سہی بلکہ حضرت صاحب

یہ شعر: "سے عزتیں گرا رہی تھی"

حضرت ان بیویں سے "آپ کوثر" چھپا کر قسیم کرویں۔ اور  
کوثر کی اشاعت میں دیر ہو تو ایسی کتاب شائع کریں جس سے  
حبیب خدا علی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور شان حبیب کبریا علیہ  
کا بیان ہو۔

محاذ سمرقند ۱۹۸۷ء کا سورج ڈوب چکا تھا۔ دہلی کے انتظامی قلمے  
سائے اور آفتاب شب کے تازہ دم فائیک ادا میرے آگے بڑھ کر  
دھیرے دھیرے فتح کے لائی کو اپنے حصار میں لے رہے تھے۔  
گھبرک روڈ پر سنا، عادی تھا۔ سورج اوجے کے بعد دوبارہ مشرق کی  
دہلی سے جھٹکانے کے لئے پر قول رہ تھا۔ موڈن کے آواز سنائی  
ہوئی تھا اس کی دستوں کو تیرتی ہوئی چار سائیکل تھیں۔

آپ رحمہ اللہ نے ۱۸ دسمبر ۱۸۹۹ء کی فجر کی نماز میں اسپتال میں انقرائیہ لڑائیں ہوئی تھیں تاکہ کہ بعد از کوئی قیامت نہ دے بشوہ دینے کے بعد تقریباً ساڑھے دس بجے کی حویل ملاقات کے بعد کل طبیہ کا دور کرتے ہوئے اس بیکر اعظمی دارالکلی کی روح بخش حضری سے یہ دعا کر گئی۔

آپ کی آخری آرام گاہ جامعہ اسلامیہ دوسو بیس کالونی فیصل آباد

کے معاملہ میں جامع مسجد اور نئے مولوی پھولس تیار کی گئی۔ لکھنؤ شاہی  
اور گل کے بعد آپ کے جیوہا کی کو چاندیہ و صوبہ لکھنؤ میں  
موقع پر پانچوں بھائی اور ان کوئی بین ایران دم کا بچہ بنے ہوئے تھے  
کھنگاں صاحب ہائی تھے خوشی چھوڑیں بھی ساتھ لے لیا تھا۔  
قبر میں سب سے پہلے حکیم خاں و صحت شیخ الخیر علیہ السلام  
محمد کریم سلطان صاحب تھے پھر خانہ اسلام مولانا محمد سعید احمد  
صاحب تھے۔

والد گرامی شیخ الاسلام مولانا محمد افضل شاہ صاحب امتیازی  
مولانا محمد حبیب احمد صاحب اور قاری محمد مسعود احمد صاحب نے  
چاندنی قبر میں موجود مرد صاحبان کو دیکھ کر اس طرح شفق توں کھر  
ایکے کے جسم میں مٹی تنے چاسیوا لہرایا لاہ ایک سر ہو گیا۔

دنگائی کسی تیری مہتاب سی تاباں تر  
 غلب تر قاضی کے تارے سے بھی تراسر  
 مثل امان بحر مرتد فروداں جو تیر  
 دور سے معلوم ہے غاک شہناں جو تیر  
 آسماں تیری لہ پر خیم افلاکی کسے  
 بجز نورسہ اس مگر کی جھوپائی کسے

ہاں مگر یہ ۲۵ برس بعد ضرور قبلہ مفتی صاحب مدظلہ العالی ایک  
 ظلم، ہولناکی، بیکراں ظلم، صبر و کرم اور پارسیچون سادگی سے محروم ہو  
 گئے۔ آپ زرا کتاب پڑھ کر کچھ ظلم و ستم سے ایک مرتبہ سوز و غم  
 تین مرتبہ سوز و غم، اہل و آفرین و پاک پڑھ کر سیری کریں اور جان  
 دلی جان کی مدد کو ایصال بخوبی کر دیجئے۔

اللہ عزوجل آپ کا اور مجھے ہمیشہ شاد و آباد رکھے۔ دین و دنیا  
 کی بھلائی اور خاتمہ ہلاکت و ایمان نصیب فرمائے

آمین

☆☆☆☆☆

## دو احسان



صور سہی کی قہر حضرت صاحب ذی شرفہ کا ارمان ہے  
 "مطہرہ بے شہرت نے مجھ پر بڑا اکرم کیا، دنیا کی ہر نعمت  
 طار لائی، ہر حال میں اس کا شکر ہے، وہ فکر سے کہنے پا کر دے  
 پادری کو قطرہ کر دے، وہ دے کر دے کو صبرا کر دے پامبرا کو زور دے  
 دے یہ سب اس کی حیثیت ہے، اس کی مرضی اور اس کا ہے  
 بندوں الخلف و کرم ہے۔

یہاں تو اللہ رب العزت نے فقیر پر بہت احسان کیے ہیں  
 کہ جن کا اعتراف لگانا بھی نا ممکن ہے مگر وہ احسان ہزار  
 خاص فقیر کیے ہیں۔

ایک تو یہ کہ فقیر بتاؤں سے "آپ کوڑ" لکھوا دی۔

دوسرا یہ کہ فقیر کو "سید ہما سہ" طار فرما دیا۔

والحمد لله رب العالمین

☆☆☆☆☆

آب کوثر

از - شاعر المصنف الحاج صائم چشتی  
 آپ کوڑ عمارت کا دیوئی سینے نور  
 موجوں ہیں آپ کوڑ میں گل ہائے نور  
 آپ کوڑ کی زیارت سے دلوں میں آئے نور  
 آپ کوڑ میں دلوں کوڑ کا ہے دیوانے نور

آپ کوڑ! فریشتوں کے لئے حسن حسین  
 آپ کوڑ میں ہے عشق رحمت اللطیفین  
 آپ کوڑ میں مسلسل ہے بھی ذکر مقام  
 یا محمد آپ ہی ہوا اسلاف اسلام

آپ کوڑ مسیحا کے عشق کا لہجہ جام  
 ہر دلی میں مہر کا بخشش کا اہتمام  
 آپ کوڑ میں ہے راحت ہر دلیا یہ سخن کی  
 آپ کوڑ ہے سلائی سرور کونین کی

آپ کوثر کے معنی مفتی شریعی مقال  
عالم ، فاضل فقہیہ و صاحب اہدیان ، عالم  
آپ کوثر کے معنی ، ہیں بھرت ہے حال  
یک طہنت بیک لغزت۔ یک دن ، روشن خیال

ارسطو علم رسالت ، عاشق غوثی مکی  
عالم علم الدن ، عالم د کمال دلی

آپ کوثر ساق کوثر کا لعلی نام ہے  
آپ کوثر برکتوں کی سکتوں کا نام ہے  
بلشعشوں کا آپ کوثر میں دیا پیغام ہے  
دستوں کا آپ کوثر میں چمکتا جام ہے  
آپ کوثر میں کھیرے جس نے ہیں کوثرین  
ہم ہی اس کا ہے خاتم اس کی عظمت کا امین

(سائنس چشمن۔ فیصل آباد)

الصلوۃ علی نور لکم یوم القیامۃ عند ظلمۃ الصراط ومن  
اراد ان ینکال لہ بالمکمال الاولی یوم القیامۃ فلیکثر من  
الصلوۃ علی

(معادۃ الہدایہ ص ۶۸)

اے میری امت اتھارنا مجھ پر دودھ پاک پڑھنا قیامت کے  
دن میں صراط کے اندھیرے میں تمہارے لئے نور ہوگا اور جو شخص یہ  
چاہے کہ قیامت کے دن اسے اجر کا پتھر بھر کر دیا جائے اسے چاہیے  
کہ وہ مجھ پر دودھ پاک کی کوثر کرے۔

بر محمد ﷺ کی رسالہ صمد صدام

آں فطیخ بحرماں ہم التیام

یہ ایک تحریک محبت ہے۔ آپ اسے تحریک عشق بھی کہہ سکتے  
ہیں اور تحریک الفت کا پیش فیہر بھی کہہ سکتے ہیں۔ جسے بڑھ کر آنکھیں  
بحال صفتی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں رہے لگتی ہیں جس کا رب  
لہاب ہے کہ

عشق اور عشق آخر عشق کل

عشق شارب و عشق کل عشق کل

جب ہند اس کتاب کو ایک مرتبہ پڑھ لیتا ہے تو اس کے دل کی  
آواز گواہیوں سے یہ صدا آتی ہے۔

میرا ہر سونے بدن ایک سنا ہو

یا رسول اللہ ﷺ کی آواز ہو

روان اتنی آسان کہ آسود بھی روانی سے پڑھ سکے۔

جس میں علم کے موتی اچھے کے گھاؤ کے لئے قیمتی سرمایہ۔

انکا نام اتنی شیرینی کہ قلم کیے بغیر چھوڑنے کوئی نہ چاہے۔

اس جذبے سے لکھی گئی کہ پڑھنے والا انہیں پڑھا ہوا پائے۔

یہ کتاب ہے اتنی بھرپور کہ جس گھر میں جو وہ آقاقت و بیات سے

مفتور رہے۔

حق کے کھنکھراں میں ڈوب کر لکھی گئی کہ وہی حضور ﷺ سے محبت

والہ کی تھک محسوس کرے۔

بیت سرف اتنی کہ ایک سرحدی آغری الزماں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کے پیار و الفت میں ڈوب کر پڑھ لی جاسے۔

اور اکثر ایسا بھی ہوا کہ دوران مطالعہ قاری بارگاہ مصطفوی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں اپنی آنکھوں کے موتی بھرا کر تار باجیسے دی

عام ہے خودی میں جانوں کا بوجہ جدت سے پا ہوا اور جنگلی پلٹیں  
آئیں میں بکست ہوئیں تو منبر جمال اتنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چمکتا  
نور۔ جس کا نور دقا و پھر پاپا سے تھا۔

میں تیک حضرت صاحب دست حکیم العالیہ کے دینی وحی

کا ناموں میں سے "آب کوثر" ایک بہت بڑا کام ہے جسے آپ نے

۱۳۴۷ء میں محبت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ڈھپ کر علم کا دھوپ اور

حق و محبت کا شام کا رنگ بنا دیا۔ جس سے سارا علم اعلیٰ ملت و جماعت کی

آنکھیں کھلتی، جگر تارے اور جانیں سیراب ہوئیں، ایمان کوئی

مطالعت نور رہاں کو ٹیلے دب کی نئی چاشنی ملی اور ساتھ ہی ہندو،

اور دوسرے مصلی بھی جھوم اٹھیں۔

ج خدا گل جنم میں ہوئے گل نظر رہے

آپ دامت برکاتہم العالیہ سے شہید محبت اور کھڑے ہوئے مصلی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جس انداز محبت میں آنکھیں بند کر کے یہ

کتاب محبت اعلیٰ محبت کو دی ہے وہ امتثال محبت کی بڑی عیب ہے۔

اتنی ہی چال چلتے ہیں دیوان گان حق

آنکھوں کو بند کرتے ہیں دیدار کے لئے



۶۱  
 اس کتاب مستطاب کے مطالعہ سے قاری کے دل میں محبت  
 مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقدس ہر بات میں متحرک ہوتے ہیں  
 جس سے عقائد کی اصلاح بھی خود بخود ہو جاتی ہے۔ اس میں  
 واقعہ کے لئے دائرہ مودود ہے۔ سب سے نمایاں اصلاحات  
 یہ ہے کہ اس کے مطالعہ سے قاری کے دل میں محبت کی چنگاریاں  
 بلا حکاشی ہیں۔  
 میں اگر اپنی بات کہیں ہر میں نے لوگوں کو محبت کی آگ میں  
 جلتے اور جسم ہوتے دیکھا ہے۔ پھر ان کی رکھ رکھاؤ کئی دن اور کئی گلی  
 میں دھواؤں میں اڑاتے دیکھا ہے۔  
 ان لوگوں سے بھی ملاؤں جو آخر معرفت و محبت کی آگ  
 میں تلے رہے ہیں اور جن پر زندگی کے خیمہ دہرا کے ساتھ ساتھ  
 رکھ رکھاؤ بھی چل رہا ہے پھر ۱۱ اور وقت گزرے پر اوروں سے  
 نرم و گدازہراں ہوا کا ایک جھوٹا سا تپتا ہے تو ان کی یہ کہ بھڑبھڑ  
 ہے اور ان کا سر سے بگڑے دیکھتے تھے ہیں۔  
 ایسے لوگ بھی میری زندگی سے گزرتے ہیں جو چپ چاپ  
 محبت کے سمندر میں اتر گئے اور کسی کو ان لوگوں کا خبر نہ ہوئی اور یہ وہ

۶۲  
 لوگ ہیں جو کاروبار کرتے ہیں۔ ان میں سے جیسے ہیں۔ پھر ان  
 کی چیز کیاں بنتے ہیں۔ اور کیا دیکھتے ہیں۔ ان کا ہلکے ہیں۔  
 نیک چلتے ہیں۔ سب سے بچاتے ہیں۔ ان میں سے ہیں۔  
 ان میں سے ہیں۔ اور محبت کی بند باندھتے ہیں۔ پتے چنے کے  
 پائے ہاں محبت چھوڑ سکتے ہیں۔ سہارا کو پناہ دشت کو عالم دین  
 شاعر آپ کسی کے در سے میں یقین سے نہیں لے سکتے۔ دراصل محبت  
 کے لئے ایک خاص مقام ایک خاص علاقے اور ایک مخصوص ایجوکیشن  
 کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور یہ کتاب قاری کو محبت کی ایک خاص غذا بھی  
 مہیا کرتی ہے اور خاص ان کو پوری ہے۔  
 تھوڑی قاری اس کتاب پڑھتا ہے محبت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی  
 ایک چٹائی اس کے پیچھے میں بڑھک جھکتی ہے، پھر میں جس محبت  
 پڑھتی ہے تو اس چٹائی پر جھٹکتے جھٹکتے ہی ہرگز نہیں ہاتھی ہے۔  
 حضور سیدتی قبلہ حضرت صاحب دامت برکاتہم العالیہ کی یہ  
 تصنیف طیف تاحال تقریباً ۱۰ لاکھ سے زیادہ چھپ چکی ہے۔ مگر  
 وقت میں اس کتاب نے ملنے کے تمام شرائط تمام پڑھنے والے کو جان  
 پڑے ہیں جو شہریت حاصل کی ہے وہ احسان خداوندی چاہا ہے۔

ملائے کرام کی نگاہ میں اور ادب میں "لٹاکا دور وادب" کے

پاکیزہ عنوان پر اس سے بہتر کتاب اب تک نہیں لکھی گئی

الحمد لله رب العالمین

(۴) تحریر مسعود سیدی قمر حضرت صاحب دہلہ حلی کی تصنیفات کی

تعداد ایک سو بیس (۱۰۰) ہے

### آپ کوثر کے متعلق مبشرات

قرہ حضرت صاحب دہلہ حلی کا فرمان ہے۔

بعض دوستوں نے کچھ خواب بتائے تھے میرے بیان میں القیر

اس کو ایک ہاضہ کا پی (۱) میں رقم بند کرنا یا بعض عجیب و غریب

کاپی دیکھ کر مشورہ دیا کہ ان خوابوں کو کتاب کے ساتھ شائع کر دیا

جائے مگر فقیر کا ارادہ نہیں بدھ میں دیگر اصحاب نے کاپی نہیں توڑیں

۷۰ سے بعد رکھا کہ ان بتاتوں کو سرور شائع کیا جائے تاکہ قارئین کو

کتاب پڑھنے کا شوق پیدا ہو اور وہ اس کتاب کے مطابق عمل کر کے

دوسرے جہاں کی سعادت حاصل کر سکیں فقیر احباب کے یہ خطبہ

مشورے کے مطابق ان بتاتوں کو ستر عام پر لا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ

استقامت کی توفیق عطا فرمائے۔

فقیر ان بتاتوں کو اس لئے بیان کر رہا ہے مگر یہ کہ وہ کہ

دوسرے حکمرانوں کے لئے ظاہر ہو سکتا کرتے ہیں اور گواہ کو یہ تاثر دیکھ

دیکھ کہ بے کی پیش کرتے ہیں کہ میری کے مہربانی بنوادی خوانیں

اور قصہ کہانیاں ہیں حالانکہ میرے قریب ایسا ہرگز نہیں ہے۔ بلکہ

ہم اس وقت و عمارت کے مہربانی بنوادی قرآن و حدیث ہے۔ ہمار

عقیدہ ہے کہ ہر کشف و ہر افواہیں صحیح ہو جائیں تو بھی رہنما قلمی

شعور بن سکتیں اور نہ ہی دین کی بنیادیں متزلزل ہوں۔ بلکہ یہ تو صرف

میری بات و ہشوات ہیں۔ جیسے کہ آپ ہشوات کے متعلق احادیث

مبارکہ کے مترجیم پڑھیں گے

(تسلیم) ہاں ہی کا خوب دل جدا اور دل قلم ہوتا ہے مگر میری

کا خوب دلیل قلمی نہیں ہو سکتا لہذا کسی کا خوب ہو کسی بزرگ کا

کشف ہواں کو قرآن و حدیث پر پیش کیا جائے گا مگر قرآن و حدیث

کے معانی اور مضامین قلمی قلوب کو قلوب کر دیا جائے گا اور اگر قرآن و

حدیث کے ساتھ لکھ کر دیا جائے۔ حتمی ہے تو اس کو دیا اور یہ ماریا جائے

گوارہ کر دیا جائے گا اللہ تعالیٰ مجھ عطا کرے اور دین شریعت عطا فرمائی

سے بچ رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(نوٹ) فقیر نے ان خبروں کو بیعت میں کہا کہ صاحب سے متعلق

بند کر لیا ہے اور گریبان کر لے والے نے صالحہ آ رہی ہے کام لیا  
 لکھ بیانی کی ہے تو یہ اس کی مرداری ہے لیکن غلط بیانی کا اسکاں کم  
 ہے۔ کیونکہ ان خواتین کے بیان کرنے میں کوئی ذاتی حلاوت خود  
 عری ظاہر نہیں ہوں بلکہ بھی حقیقت حال اللہ تعالیٰ ہی بکھرتا ہے  
 جو عظیم بذات الصدور ہے۔

صلی اللہ علیٰ حبہ صلینا محمد و آلہ وسلم  
 فقیر ابیسیہ امیر غلربہ و دولہ و لا ملہ و فریہ  
 روایا صالحہ یعنی اچھے خوابوں کی حقیقت  
 اچھے خواب بشارت میں سے ہیں۔ قرآن مجید میں ہے۔  
 لہم البشری فی المسیاء الذنیا و فی الاحرا  
 یعنی ایمان والوں کے لئے بشارتیں ہیں دنیا اور آخرت میں۔  
 اس آیت مبارکہ کے تحت بعض فقہروں میں آیا ہے کہ سیدنا عمارہ میں  
 سامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔  
 ہمیں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا۔

یا رسول اللہ! ہم البشری فی المسیاء الذنیا سے کیا  
 مراد ہے؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ دوسرے خوب ہیں

جو کہ انسان خود دیکھے یا اس کے متعلق کسی دوسرے کو دکھائے  
 جائیں۔ (عکبر طبری)

فقیر سیدنا امیر غلربہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لَمْ یَنْبَغْ مِنْ السُّنُوذِ  
 إِلَّا الْمُبَشِّرَاتُ بِوَتِ الْبُشْرِ بَشَرَتِمْ بَقِیَ ہُنَّ۔

صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! بشارتیں کیا ہیں؟ فرمایا  
 الرِّوَا بِالسَّالِحَةِ بِرَاہَا الرُّجُلُ السَّلَامُ وَفَرَوِیَ مَدِ  
 (مسکوٰۃ شریف)

یعنی یہ بشارتیں، اچھے خواب ہیں جو مومن خود دیکھے یا اس کے متعلق کسی  
 دوسرے کو دکھائے جائیں۔

بکھرم قبل فقیر کے پاس مومع صاحب دالہ شریعت شریف  
 ضلع شہوپور سے کرم سید محمد صادق علی شاہ صاحب شریف لائے  
 تھے۔ فقیر نے ان کا کتاب آپ کو ڈی اور وہ انہیں بچے لگے کچھ دنوں  
 بعد وہ ملے آئے، بہت ہی خوش تھے اور فرمایا اللہ تعالیٰ آپ کا بھلا  
 کرے۔ آپ نے آپ کو کڑوے کریمیں دے دیئے، یہ ہے درد  
 ہم بکا دہی پکرا کرنے تھے اور ایک واقعہ بھی بیان کیا۔ فرمایا کہ میں ایک



آب کوثر میں لکھا ہے "درو پاک کی برکت سے سارے کام ہو جاتے ہیں۔ درود پاک نگہبانی کو دور کرتا ہے، درود پاک پڑھنے والا ہر قسم کے بیماریوں سے نجات پاتا ہے، درود پاک پڑھنے والا ہر مشکل اور پریشانی سے محفوظ رہتا ہے۔ تو میں کیوں نہ تمام انھاؤں میں سے درود پاک پڑھ کر منفی امرا تو آن واحد میں گاڑی طاقت ہوگی اور پھر غیروں پر پوری برتری کرے گا ہوگی۔ یہ ساری برکتیں درود پاک کی ہیں

الحمد لله رب العالمين

☆ امام شافعی رحمہ اللہ نے ایک حدیث فقیر کے ہاں ہمارے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت بیان کی ہے کہ ایک شخص جو اس کی تعظیم اور تکریم سے بیان کیا کہ میرا ایک دوست جس کا نام شاہ محمد ہے۔ اس کی شادی کو تیس سال کا عرصہ ہو چکا تھا مگر اس کی نعمت سے عروہ تھا۔ ہر قسم کے علاج و معالجہ اور تنگ و دو کو کے باوجود پتہ نہ چلتا تھا۔ مجھے پتہ چلتا تھا میں نے اٹھائی آب کوثر اور پتھی کیا اس دوست کے ہاں۔ اس سے کہ "کہیں ہمارا کام نہ ہو؟" نے یہ کتاب آب کوثر اس کو پڑھا اور عقیدت و محبت سے درود پاک پڑھا "اس نے اب ہی کیا تو اللہ تعالیٰ عروہ جل لے گا وہ پاک کی برکت سے سارا عروہ صفا فرما دیا۔

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على  
 حبیب سید العالمين وعلی آلہ واصحابہ اجمعين.  
 ☆ قبل ہی طریقت پر سید مانتی حسین آف سرگودھا نے فقیر کے سامنے بیان کیا کہ مجھے جب بھی کوئی پریشانی یا مصیبت آتی ہے تو میں آب کوثر کا مطالعہ شروع کر دیتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ عروہ جل کے فضل سے کتاب بعد ختم ہوتی ہے اور میری پریشانی پہنچے ختم ہو جاتی ہے۔

بلغ العلیٰ بکمالہ کشف الخدع بحجاب  
 ختمت جميع غمہ فکرا علیہ رب

### آب کوثر کے متعلق تاثرات:

بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله والصلى وسلم على  
 رسول الكرم وعلی آلہ واصحابہ اجمعين  
 بعض احباب نے آب کوثر پڑھ کر اپنے تاثرات پڑھ دیے ڈاک یا زماں بیان کے وہ تحریر کیے جاتے ہیں تاکہ دیگر احباب کو بھی آب کوثر پڑھنے کا حق پتا ہو۔

فرمانِ باری تعالیٰ حضرت حکامہ سید احمد شاہ صاحب کاشمی رحمہ اللہ

بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله والصلى وسلم على  
 رسول الكرم وعلی آلہ واصحابہ اجمعين۔ اعادہ۔

۴۱

یہ نظر کتاب "آپ کوثر" مؤلف حضرت علامہ الحاج مفتی محمد امین صاحب ہانی دہلی علیہ الرحمۃ جاسا مینہ فیصل آباد کے ہالہ صاحب  
 دیکھنے کا موقع نہ مل سکا۔ لہذا بعض مقامات سے مطالعہ کیا۔ سبحان اللہ  
 سبحان اللہ وہ شریف کے مضامین و فتاویٰ میں ایسی ایمان افروز جامع  
 کتاب اردو زبان میں فکر سے نہیں گزری۔ حضرت مؤلف فرید پورہ میں  
 روڈ شریف کے گلوٹ سے متعلق بے شمار افہامات نقل فرمائے ہیں اور وہ  
 پاک کے مضامین و محاسن کے بیان میں نہایت قیمتی مواد بڑی محنت اور  
 مشقت کے ساتھ دل کش نگار میں جس ترتیب کے ساتھ جمع فرمایا  
 ہے جو اہل علم وادب اور مسلمان سب کیلئے بے حد مفید ہے اور نہایت  
 دلچسپ ہے۔ بالخصوص دو عمر بچوں اور مستوریت کیلئے تو کتاب "کبریا  
 حر" کا نظم رکھی ہے۔ جو سائنس و فلسفہ کی اس عظیم ترین کتاب کی تالیف پر  
 حضرت مؤلف فرید پورہ میں ہر ایک مفسرین کے متفق ہیں۔ اللہ تعالیٰ  
 حضرت مؤلف مرحوم کی ناست برکات جمیع اعلیٰ کا قل کا طلب روا فرمائے اور  
 بڑے غیر عطا فرمائے اور اس تالیف میں کوثر قلوب بننے آئیں  
 انظر السہار میں لکھی فرزند  
 (۱۲۵۰ ہجری الاولیٰ ۱۹۳۷ء)

۴۲

وہذا العلم حضرت علامہ مولانا غلام رسول صاحب ریس تحصیل  
 شجاع پورہ صاحب جامعہ رشیدیہ فیصل آباد  
 الحمد للہ رب العالمین والصلوة والسلام علی سید الانبیاء  
 و اٰلہم السلامین و علی آلہ الطیبین الطاہرین و اصحابہ  
 الکاملین الوہابین علی رب العالمین و اجمعین  
 آپ کوثر مؤلف مفتی محمد امین صاحب دار العلوم جامعہ مینہ  
 رشیدیہ فیصل آباد کا اہل تا آخر ہمارا مطالعہ کیا۔ اس میں مفتی صاحب  
 نے درہ شریف کی اہمیت اور فتنوں کو باطل و حق و افہامات بیان کیا ہے  
 یہ مبالغہ نہیں کیلئے حبیب، مبالغہ نہیں کیلئے تفریح، مشقوں حضرت کیلئے حواء  
 قیام اور حواء کیلئے روح بلا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو حیرت و توفیق دے اور  
 اسے قبول فرما کر دوا آخرت عطا فرمائے  
 والہامون  
 غلام رسول رشیدی ۱۲۸۳ھ  
 ڈاکٹر مسعود احمد (بی۔ ایچ۔ ڈی) پریس کوثر کالج قصہ سندھ  
 حضرت مفتی محمد امین صاحب نے "آپ کوثر" میں خدا پاک  
 سے متعلق بہت سا ذخیرہ جمع کر دیا ہے گویا ایک ساغر ہے جس میں



عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شرب پوری ہوئی ہے حضرت  
 مہسول سے اس کتاب کو تین اجاب میں تقسیم کیا ہے۔ پہلے باب میں  
 درود پاک پڑھنے کی فضیلت اور پڑھنے کی اہمیت کا ذکر ہے دوسرے  
 باب میں درود پاک سے متعلق سلف صالحین کے اقوال ہیں تیسرے  
 باب میں درود پاک کی برکتوں کا بیان ہے اور اس سلسلے میں مختلف  
 واقعات کا ذکر کیا گیا ہے۔  
 اختصار یہ کتاب لافان رسول کیسے ایک تحفہ مرقوب و محبوب ہے۔  
 مصنف: ڈاکٹر سجاد احمد  
 (پ۔ ایچ۔ ڈی) پرنٹل  
 قائد اعظمیت حضرت علامہ  
 مولانا سجاد نورانی صاحب مدظلہ رحمہ اللہ علیہ  
 الحمد للہ والصلوٰۃ والسلام علی النبی العظیم صلی اللہ علیہ  
 محمد وعلی آلہ وصحبہ ومن والاہم  
 حضرت اقدس ولامرتبت مولانا اعظم اہل حق محمد امین  
 صاحب دین ہر ہم ہدای نے "آپ کر" تصنیف فرمائی ہے اس سے  
 قبل بھی حضرت ریح ہر ہم ہمد ورسائل وکتب شاعت دین کیسے

تصنیف فرماتے تھے۔  
 یہ تقریباً اس قابل تو نہیں کہ حضرت موصوف کی کتاب پر تقریباً  
 کیسے لیکن کتاب جس خاص و محبت کے ساتھ تالیف کی گئی اور جس محنت  
 سے مشق کتب کے احوال چارت اور نقد چارت کو نقل کیا اور صہ ہے اس  
 یہ کہ جس حد پر عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تحت لکھی گئی ہے وہ  
 کتاب کی ہر سطر میں ماس ہے۔ سول خدائی شرف قبولیت صراط  
 اور کتاب سے استفادہ کی سادگی نصیب فرمائے اور مجھے یہ کار کا اعمال  
 خیر کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین  
 وحسب اللہ تعالیٰ علی حبہ وحبہ وسلم  
 نصیرنا مولانا نورانی صاحب مدظلہ  
 (۳۳ شوال ۱۴۰۲ھ)  
 شیخ القرآن مولانا سعید احمد صاحب  
 کس نے بھی ہے یہاں دوسری کی بھی  
 کس نے حق کوئی پہ کائی ہے سزا کوئی ہے جا  
 کسی کی گری میں پہ ہر حق کوئی ہیں سب  
 ہم حقائق ہے اور شہرہ نو کوئی ہے یہ؟



آپ کی نگاہوں و دلوں و دلوں کو جلا اٹھ کر دیا۔ یہاں کو صدارت  
عالم سے دیکھ کر کہتے ہیں۔

۔ چاہتے ہو تم اگر کھرا ہو، فرما کا رنگ

مادے عالم پر چڑھ کر دیکھو حضرت کا رنگ

آپ میں روحانی کی طرح مٹا دیتا تھا۔

ہر بات دل میں ہوتی ہے وہاں زبان پر ہوتی ہے۔ اکثر یہ بات

مشافہے میں آتی ہے کہ آپ نے جیلنگ لپٹے میں کبھی کسی کو قتل

کرتے تھے یا فرما کر دیا اور فرمایا کہ نہیں ہمالی! اس طرح نہیں

اس طرح کھرا

تو حضرت صاحب دامت برکاتہم العالیہ کا فرمان ہے۔

۔ ”ایک دن فقیر نے خواب میں دیکھا کہ ایک اوچا سا مکان

ہے لاہور کی طرح کا اس میں کافی الماریاں ہیں اور الماریوں میں

دینی کتابیں ہیں۔ وہاں دیکھا کہ سیدی احمد علی عظیم پاکستان لندن میں

کسی کتاب کی تلاش میں اور دوسرے جگہ ہیں۔ آپ کبھی کسی کتاب کو

دیکھتے ہیں کبھی کسی کتاب کو فقیر نے خواب میں ہی عرض کیا:

”حضرت کیا تلاش فرما رہے ہیں یہ سن کر سب خوش ہو گئے۔“

فرما کر فرمایا اٹھ اٹھ کر کتاب کی تلاش ہے اس کو صوفیوں میں

فقیر نے عرض کیا ”مختصر جملہ سے وہ کتاب دیکھ رہے ہیں۔“

حضرت صاحب عظم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ”میں نے مناظرہ کرتے ہوئے

سن کر فقیر نے عرض کیا ”مختصر یہ کون سے بات ہے آپ عزیزم

محمد سعید کو فرمادیں وہ خود مناظرہ کر لے گا۔ اس پر آنکھ کھل گئی۔“

الحمد لله رب العالمین

۔۔۔ میرے مائیں ہم سب شیخ محمد عامر صاحب قبلہ دنا نظر اسلام کے

مخلص بیان کرتے ہیں۔

”مورخہ تاریخ مروت شریف ۱۵۱۳ھ ۱۳ اگست ۱۹۹۲ء بروز یک

شنبہ کو خوب دیکھا کہ میں جامع مسجد گلزارہ دہلی میں چلا آیا اور دیکھا کہ مسجد

خوب چلتی تھی ہے میری ملاقات قاری مسعود احمد صاحب سے ہوئی۔ میں

نے پوچھا

”قاری صاحب آج مسجد کی اتنی چلتی تھی ہے؟“

قاری صاحب نے فرمایا:

”مسجد میں اللہ تعالیٰ حضور جل کے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تشریف لائے ہوئے ہیں ”میں خوشی خوشی سر گیا تو دیکھا کہ آدھرا

جان دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خواب کے قریب جلوہ افروز ہیں۔ قبلہ  
مطلق محمد امین صاحب ریہ مجھے اور مناظر اسلام مولانا سعید احمد صاحب  
اور ہمارے ساتھیوں نے بھی حاضر ہیں۔

میں نے آگے بڑھ کر سرکاری استیجائی کی اور دیکھا کہ سہ  
توریلور ہے چارونکھاری ہے۔

پھر دیکھا کہ مولانا سعید احمد صاحب نے کتاب آب کوڑ  
اور ہمارے ساتھی صلی اللہ علیہ وسلم میں پیش کی تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ  
وسلم نے بڑی محبت سے کتاب پر دست انداز کر لیا اور فرمایا یہ کتاب  
بہت اچھی ہے۔ ازاں بعد کہ خلقی صاحب کے کندھے پر ہاتھ مبارک  
رکھا اور دعا فرمائی

والحمد لله رب العالمین

ملا۔۔۔ جولائی ۱۹۵۵ء کی یہ ایک گرم دوپہر تھی، سورج پلیر کسی  
ونٹے کے آگ پر سا رہا تھا۔ قائم المعروف زخم خوردہ چاند کی طرح  
استہ محترم قبلہ ذریعہ ہو تو سوائی صاحب مدظلہ کھائی کے عین سامنے  
بیٹھا "شرح الوفاہ" کی عبارت پڑھا تھا۔

قبلہ زسوی صاحب تقریباً پانچ بجے، پچھٹی ستر پچھٹی ماہ

دکھا رہے تھے۔ گرمی سے ہر اعمال اور ہاتھ اور کمر بالائے کمر یہ نہ بھلی  
کی آنکھ بھونچا رہی تھی۔ پہچان بہت ترقی معلوم کو خواب کے جاوہر  
قرا اور ہم دل مضبوط کے اسلاف کی نفسی مشقتوں کو پامال نہ کریں  
یاد کر کے بھٹک بیٹھے ہوئے تھے کہ اچانک ایک ظفر سا دکھا اور  
دار معلوم اس میں یہ وضو پہنچ کا لونی کی یہ فکروا عملت کر رہے تھے۔ ظہار  
دار گئے کہ یہ کیا ہو گیا؟

قبلہ استہ محترم فرماتے گئے دیکھو بھی دیکھا کیا ہو گیا؟ جب  
ہم اہر لکے تو سامنے دورا قرآن حکیم کی کلاس کی ہوں تھی اور طلبہ  
دو اور اندر فرے ظہار ہے جسے معلوم کرے پڑھنا کہ ابھی شیخ کاٹوں کے  
ایک رہائی آئے تھے انہوں نے اپنی بیٹی کا خواب بھلا کر دیکھا  
تھل مہری بیٹی کی خواب میں آگ ہے وہ جہاں علیہ الصلوٰۃ والسلام  
تکریف لائے اور فرمایا بیٹی اپنے والد صاحب سے کہو کہ جس مسجد میں  
وہ مسجد چلے جاتے ہیں وہاں کے علیہ صاحب تک میرا اسلام پہنچا  
دیں آگ وہ صاحب قبلہ مناظر اسلام ریہ کھڑے تک آگ علیہ اسلام کا  
سلام مبارک پہنچا رہے تھے۔

یہ سب مرتبہ لکھ کر جس کو لکھا

ہر جگہ کے واسطے داروں کہاں

قبلہ مقرر اسلام "الاصوب فالاولوب" ہمدرد جان سے محل  
ہوا ہیں۔ مائنان میں کسی کو بھی کوئی نیکی یا نیکی پر چاہا "تی ہے تو۔  
قبلہ حضرت صاحب دامت برکاتہم العالیہ کے بعد آپ کے پاس آتا  
ہے اور آپ ہر ایک سے قول اخلاقی اور عالی عمری سے غفلت آتے  
ہیں۔ گاہے گاہے تجھے یہ بات کرتے رہتے ہیں۔

قبلہ سعید احمد صاحب کی اہل با شہرہ حضرت صاحب  
دامت برکاتہم العالیہ ہر اللہ رب العزت کا احسان عظیم ہے۔ اور یہ حاج  
پہلے دوق اور وہدان کی افتاء گہرائیوں سے کہتا ہے کہ اگر قبلہ  
نچا جان کے نامہ اعمال میں فراموشی کے بعد نیکیوں کا کوئی عمل کیا نا  
ہی ہو بلکہ بھی اللہ رب العزت و رحمت و دروں سے حسن سلوک کی حاج آپ  
کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے گا۔

۔ رہے تا بعد فردوس حیرا خاں درخش

تیری کج نور اللہاں کی شام تک نہ پہنچے

(امین)

☆☆☆☆☆

## روحانی ارتقاء

خواجہ خواجگان حضور قبلہ عالم حجاج محمد صادق صاحب  
دامت برکاتہم العالیہ مالِ معین کشمیر ضلع کوٹلی، مگہار شریف قبیلہ ملتی صاحب  
کے شاگرد تھے۔

حضور سیدی قبیلہ ملتی، مگہار، صاحب دامت برکاتہم العالیہ  
سچے روحانی ارشاد کے متعلق فرماتے ہیں۔

”فقیر نے جب عاشقِ رسول سیدی دہلوی محدثِ اعظم پاکستان  
الانجاء امیر الفضل مولانا سرور احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں  
ذالوئے تہذیب تھے، پھر پھر سنہ تحفیں حاصل کر کے حسب ارشاد سیدی  
محدثِ اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ ہا سید و غروب لاکھ پور میں خدمت  
تہذیب پر مامور ہوا تو اسی دوران میں محترم صاحب جبر اور تہذیب صاحب  
زیرِ شرف کو ملے کہ ایک خلیفہ صاحب ہامود و مویہ میں حضورِ اہلبیت کے  
لئے حاضر تھے۔ یہ تقریب ۱۹۵۵ء کی بات ہے۔ حاکم کے بعد سیدی  
محدثِ اعظم پاکستان دامت برکاتہم العالیہ نے صاحب جبر اور ہامود کو  
فقیر کے سپرد کر دیا۔

تو میں نے کہ وہ ان ایک دن صاحب جبر اور ہامود نے فرمایا



۹۰  
 "ہمارے ہاں تاریک منڈی منیع سیا کوٹ میں حضور کوہ عالم  
 خواجہ خواجگان کاخی محمد سلطان عالم رحمۃ اللہ علیہ کا عرس مبارک  
 ہوا ہے اور وہاں حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادے بھی  
 شریک لائیں گے۔"  
 یہ سن کر فقیر کو بھی شوق نہایت دامن گیر ہوا اور میں نے کہا  
 کہ میں بھی عرس مبارک میں شریک ہونا چاہتا ہوں۔ صاحبزادہ  
 موصوف نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے اپنے والد ماجد کے  
 سر پہنچے۔ فقیر کے تحقق فرمایا کہ ان کو بھی ساتھ لینے آئیں۔ پھر  
 جب فقیر وہاں حاضر ہوا تو دیکھا کہ ایک کھول کے احاطہ میں ہندو عرس  
 کا انتظام کیا گیا ہے۔ دھیر کے وقت اعلان ہوا کہ عرس مبارک کے  
 مہمان شریک صاحبزادہ موصوف کے گھر جا کر کھانا کھائیں۔  
 مہمان کھانے کے لئے پہنچے تھے صرف دو چار اصحاب اور  
 فقیر وہاں موجود رہے تو دیکھا کہ ایک سمر بزرگ، ستر مہد افقی  
 صاحب، دھڑ کر چکے موصوف اور راہ سلوک کی دانتیں جان کر رہے  
 تھے۔ ہمیں اچھا رہا اب ماسے پیٹنے بہت قن گوشت تھے۔ فقیر کچھ قاسلے  
 پر ایک اوٹلی جگہ بیٹھا تھا کہ اس دوران میں وہ حضرات سیا اور شریک

۹۱  
 مبارک اور چپکے ہوتے چہرے کے ساتھ پیچھے سے شریف لائے۔  
 ایک نے گلے میں ملائی حاکم کیے ہوئے تھے اور دونوں ماسٹر  
 مہد افقی صاحب کے پیچھے آ کر ماسٹر سے پیٹے گئے۔ فقیر نے خیال کیا کہ  
 گرا کہ یہ وہی حضرت موصوف ہیں اور ساتھ خادم ہے۔ لیکن آئے  
 والے مہمان مدظلہ العالی کے چہرہ انور میں ایسی کشش تھی کہ فقیر  
 سب باتیں بھول کر دیارت کرنا رہا۔  
 دیکھنے والے کہا کرتے ہیں اللہ  
 یاد آتا ہے خاد کے موصوف تیری  
 اسے میں ماسٹر مہد افقی مرحوم کے ماسے والے حضرات کی  
 توجہ حضور کی طرف ہوئی تو ماسٹر صاحب کو غصوں ہوا کہ میرے پیچھے  
 کوئی ہے۔  
 ماسٹر صاحب نے مڑ کر دیکھا تو چونک اٹھے۔ ماسٹر صاحب  
 کی موصوف سے اس سے قبل واقف ہو چکی تھی اس لئے فوراً پہچان  
 لیا اور عظمت خواہ ہو کر گر پڑے موصوف صاف کر بیٹھے، باطل ہو گئی،  
 میں نے دیکھا ہی نہیں۔  
 معزز مہمان موصوف نے فرمایا:

"آپ انجلی یا تمہیں کہہ رہے ہیں۔ کرتے ہیں؟"

اس پر فقیر کو معلوم ہوا کہ جس رستی کی دیانت کیلئے اسکا قاصد  
 ملے کر کے یہاں آیا ہوں یہ وہی حضرت ہیں۔ اس لئے میں عاجز اور  
 شکستہ مدخلہ العالی کے گھر پہنچ گیا کہ حضور تحریف لے آئے  
 ہیں۔ سب شرکاء میں سکول کے احاطہ میں پہنچ گئے اور مجلس کی  
 شکل میں حضور والد دامت برکاتہم العالیہ کو گھر لے گئے اور پھر ان  
 عمر کے بعد سکول کے احاطہ میں جلسہ منعقد ہوا اور بیان کرنے والا  
 صرف فقیر ہی تھا۔ نصرت خواں نظام محمد صاحب نے نصرت پاک  
 پر محمد علی علیہ السلام پر ہمان خصوصی میرے آقا سے خدمت دامت  
 برکاتہم العالیہ جواد فرود تھے

فقیر جان کر کے لئے کھڑا ہوا اور آواز دے گا۔  
 میں مشکل سے وقت پورا کیا تا تو سامعین نے کچھ حاصل کیا اور تھی  
 فقیر اپنے بیان سے مطمئن ہوا۔ جلسہ عصر کی نماز تک جاری رہا۔  
 مغرب کی نماز کے بعد گھر میں خاص خاص سہانوں کے لئے کھانے کا  
 انتظام تھا۔ جب فقیر ابر سے آیا تو دیکھا کہ میز خور پر کھانا بچا دیا  
 گیا ہے اور سہانہ حضرات انتظار میں بیٹھے ہیں۔ جب فقیر حاضر ہوا تو

میرے آقا سے خدمت دامت برکاتہم العالیہ لے فرمائی:

"مولوی صاحب! بیٹھ کر کھانا کھاؤ۔"

کھانے سے فارغ ہونے کے بعد جب صاحبزادہ صاحب  
 کے والد گرامی رحمۃ اللہ علیہ نے شوق ظاہر کیا کہ حضور جلسہ گاہ میں  
 شرف لے بیٹھیں تو فرمایا:

"آپ چائیں میں اس مسجد میں ہی بیٹھا ہوں۔ اہتمام لوگ  
 جلسہ گاہ میں پہنچ گئے۔ نصرت خوانی کے بعد جب فقیر خطاب (تقریر)  
 کیلئے کھڑا ہوا تو ایسے ایسے واقعات و حقائق کا سلسلہ شروع ہوا کہ  
 فقیر آج تک نہیں سمجھتا کہ یہ مضامین کہاں سے آرہے ہیں۔ سامعین  
 حضرات کی محنت محفوظ ہو رہے تھے اور فقیر باتوں کی۔

انہیں بعد فقیر اپنے آپ میں کھو گیا اور سمجھا کہ میں اب مجھے  
 خطاب کرنے کا وحسب آگیا ہے لیکن وہ خطاب وہی تھا۔ اس سے قبل  
 کبھی ایسا خطبہ ہوا وہ نا بعد میں آج تک ایسا خطاب ہو سکا۔

جلسہ کے بعد امام کبیرؒ کی نماز کے بعد میرے آقا سے خدمت  
 دامت برکاتہم العالیہ مسجد میں بیٹھ کر ذکر الہی میں مشغول تھے۔ فقیر  
 نے جناب صاحبزادہ صاحب سے کہا: "چونکہ اساتذہ پڑھانے ہیں

اس لئے مجھے اجازت دی جائے

اجازت لے کر فقیر کا ڈی میں سونے والا اور لاکھ پڑائی کیا

بقول صاحب زادہ صاحب جب حضور شریف پڑھ کر گھر تشریف

لائے اور استغفار کیا "مولوی صاحب کہاں ہیں؟"

صاحب زادہ صاحب نے جواب عرض کیا کہ وہ چائے پیہن کر

فرمایا "مولوی ایسے ہی ہوتے ہیں۔ مولوں صاحب مل کر بھی نہیں سمجھتے۔"

پھر چند روز بعد معلوم ہوا کہ شیخاں شریف (سید آزاد) فقیر کے گھر پر

سے آنا دلائل مکمل مشرب کی طرف ایک گاؤں پہنچا کہ وہاں بھی

پھر آئے آقا نے نعمت کے درود ملت پر حضور قبلہ عالم (اکرمہ اللہ علیہ السلام)

فرس پہنچا کہ وہاں ہے۔

پہن کر گھر میں پہنچا کہ مستحق ہو رہا ہے۔ ماضی کا شوق بڑا

ہوا اور فقیر کاظم کے ہر روز شیخاں شریف حاضر ہوا۔ فقیر نے جناب

صاحب زادہ فقیر سے عرض کیا کہ میں مرید ہونا چاہتا ہوں تہہ میرے

قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ فقیر (قبلہ شیخ صاحب) کے آقا نے نعمت

وامت برکاتیم العالیہ کے اللہ گرامی رحمۃ اللہ علیہ کا لقب ہے جو بہت

اوپر شان اور بلند مرتبہ والے ہر دیک اور ولی کامل تھے۔

لئے سفارش کر دیں کہ حضور مجھے لکھائی میں لیں اور جب انہوں

نے فقیر کے حلقہ عرض کیا تو فرمایا

"وہ مولوی ہیں لہذا کسی عالم دین سے محبت ہو جائے گی۔

انہی اور تھکروں، پیازوں، مٹھلوں اور کھجروں میں آنا پڑا مشکل کار

ہے پھر ہے گناہ اور تہمت کی کسی سے بیعت ہو جائے گی۔"

فقیر ایسی ہو گیا اور جب ہمارا لفظ روانہ ہوا تو میرے

آقا نے نعمت وامت برکاتیم العالیہ ہمیں باہر نکال دینے کے لئے

راستہ ہو گئے۔

نہایت حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ نے مہمانوں کو مددگار کرنے کے لئے

ہر طرف حد ہی ضرورت کی ہوئی تھی اور آقا نے نعمت برکاتیم العالیہ بھی اس

پر وگرام کو جاری و ساری رکھے ہوئے تھے۔

خلاصہ جب ہمارا لفظ شیخاں شریف سے باہر نکلا تو فقیر کو

لڑائی شروع ہو گئی، آنکھوں سے قطرے بہنے لگے فقیر چلتا بھی رہا اور

خود پہن کر آٹھ سو گنا تہمتیں اس لئے پہنچا رہا تھا کہ شرکائے کاظم

کیا کہیں کے لیکن جب وہ حد محرمہ آ گئی اور میرے آقا نے نعمت

وامت برکاتیم العالیہ کے اللہ عالیہ کے ساتھ کرنا چاہا تو دیکھا کہ سب دور ہے

ہیں، چٹکیاں بندھی ہوئی ہیں اور سب کی داڑھیوں میں آنسوؤں سے تر ہیں۔

پھر یہ چلا کہ یہ سارا صرف میرے لئے نعمت کا ہے۔

دوسرے سال میں یہاں تک کہ لوگ آئے تو فقیر کا دل کے ساتھ  
بکری چلا اور حاضر ہو گیا۔ ایک مرتبہ بکری صاحبِ انفقونہ صاحب کے  
والدہ پر زبردِ شر سے بیعت کے حلق میں گیا۔ اور جب فقیر کی مرض  
وہاں سے تشریف لے گئی تو بکری نے پچھلے سال والا ارشاد دہرایا کیا۔

فقیر باریس ہو گیا۔ لیکن دوسرے سال جب اشراق کا وقت ہوا تو  
فقیر کو یہ نام پہنچا "جے حضور ملا ہے ہیں"

اور جب حاضر ہوا تو لہو  
"آہا"

پھر سیدی و مریدی حضورِ قدیم عالمِ رحمت اللہ علیہ کے فقیر کے  
کنہار باقیوں کو اپنے حضور اور نور پر ساتے باقیوں میں لے کر سلسلہ  
عالمیہ نقشبندی میں داخل کر لیا۔

الحمد لله رب العالمین حمد تشاکون والصلوة والسلام  
علی سید المرسلین وعلی آلہ واصحابہ اجمعین

حضورِ سیدی و مریدی قبلہ ملحق صاحبِ زیدِ شرر کی بیعت سے آپ کی  
تقریر میں اس کے خیال سے چنداں گمراہی اہل ہیں:

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله وعلی و سلم علی و مولیہ الکرم

وعلی آلہ واصحابہ اجمعین۔ اما بعد

میں کی زندگی وہ نہیں ہیں۔

(۱) حق میں (۲) بکری

(۱) حق میں

اس میں ہر وہ چیز شامل ہے جس کے بغیر دنیا رہنا ممکن ہو۔

(۲) بکری

اس میں ہر وہ چیز شامل ہے جو حق میں کے علاوہ ہے جس کے

بد میں اور اس میں تمام مرغوبات و لذائذ میں شامل ہیں۔

یہ فقیر پر فقیر جس کی زندگی حلوہ میں کے پیچھے گزری ہے،

آج تاریخِ کیم ذوالحجہ ۱۳۱۷ھ بروز جمعہ المبارک، بوقتِ مغرب،

جمعہ المبارک کی عادت اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کے واسطے صحیح

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت کیلئے، اللہ تعالیٰ عسرو جس کی توفیق اور

اس کے فضل پر ہم دوسرے کرتے ہوئے حلوہ میں سے تو کرتا ہے۔

اسے میرے مولیٰ کریم جل جلالہ، محمد و آلہ اس پہلو فقیر،

حیرے حیرے لعل اور حیرتی توفیق پر ہم دوسرے کرتے ہوئے تو یہ کہ

جہاں سے میرے ہاگہ لڑائی میرا لیس بڑا ہی سرکش اور مندھ رہا ہے۔  
 یہ اس توبہ کو توڑنے کی پہلی کوشش کرے گا۔ یہ فقیر، فقیر اس ظالم  
 و سفاک لیس کے سامنے بے بس ہے۔ پھر اس کے پیچھے شیطان نہیں  
 ہے جس نے غی آدم کے ساتھ غشی اور اخطال کی قسم کھدھی چاہیہ  
 آخری دم تک بھی چھوڑنے والا نہیں ہے لیکن اگر حیرتی توفیق شامل حال  
 رہے تو بالکل کچھ ہکا بسکا ہے اور بالکل شیطان کا چارہ ہل سکتا ہے۔  
 اے میرے ربم و کریم اللہ! اس بارے میں صیب صلی اللہ تعالیٰ  
 علیہ وسلم کے وسیلہ جلیلہ سے جس ذات و اصناف کو توڑنے میں  
 جہانوں کیلئے رحمت بنا کر بھیجا ہے، جو فقیر بے بس کی، بھیری لڑا اپنے  
 فضل و کرم کا سایہ بھ مسکین کے سر پر رکھا  
 تاکہ فقیر اس توبہ پر قائم رہے اور دنیا سے حیرتی رضا حاصل کر  
 کے ایمان جائے۔

وَمَا أَفْلَحَ عَلَى اللَّهِ بَصِيرٌ وَعَلَى اللَّهِ تَعَالَى عَصِيٌّ وَحَبِيبٌ وَنَبِيٌّ وَ  
 رَسُولُهُ سَيِّدُ الْعَالَمِينَ وَعَلَى آلِهِ وَاصْحَابِهِ وَخَلْبِهِ وَتَوْبِهِ  
 الظَّاهِرَاتِ الْمُبْطِهَاتِ مَهَابَاتِ الْمَلَائِكِينَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ۔  
 عسا اے میرے ربم و کریم صلی اللہ علیہ وسلم والا کرام، مجھ  
 غریب مسکین کو لائیں باتوں سے، یادہ کوئی ہے، یادہ کو کھد کرے  
 لوگوں کی محبت سے بچنے کی توفیق عطا کر۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله وحده والصلاة والسلام على من لا نبي بعده

لما بعد

آج تاریخ ۱ ذوالحجہ ۱۳۱۰ھ یوم عرفة سے فقیر ہاں لایا ہو کر ام  
 اللہ تعالیٰ میں جہاد کی توفیق پر پھر ارہ کرتے ہوئے شروع کیا جا رہا ہے۔  
 اس پر وکریم کی توفیق و ہدایت عطا فرما۔

(۱)۔۔۔ اللہ کلام (کم پڑھا)

(۲)۔۔۔ اللہ کلام (کم کھانا)

(۳)۔۔۔ اللہ کلام (کم سوتا)

سب سے پہلے اللہ کلام پر توجہ دینی جائے گی، لیکن یادہ کوئی کر  
 ترک کیا جائے گا۔

کوئی دستہ کرنے سے پہلے سوچنا ہوگا کہ یہ بات اللہ تعالیٰ حضور جل  
 اور اس کے بارے میں صیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رضا کے لئے ہے یا  
 لیس کو خوش کرنے کے لئے ہے، لائیں باتوں سے پرہیز لازم ہوگا کہ  
 اس پھد سے پر وکریم میں اللہ رب و صرت کی رضا اس کے پیارے  
 صیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اجازت و محبت ہوگی۔

۱۵۵  
 دھانا ہے میرے سولی دھاگہ اتو جاتا ہے گیش کم صحت ہوں۔  
 میرے دشمن، گیس اور شیطان بڑے حیاں بڑے دھکار، سرور و سرور صحت  
 ہے۔ میں ان کا مقابلہ میری توفیق اور حمایت کے بغیر یک ٹو بھی نہیں کر  
 سکتا۔ لے میرے رحم و کرم! تو مجھے نصیر کو اپنی حفاظت میں رکھو اللہ  
 میرے دشمن کے مقابلہ میں میری مدد فرما۔  
 شک حسنی کالی فیروز قدس  
 بچاؤ من بختہ و رحمۃ اللعالمین و جنتہ شقیۃ المسلمین  
 و انما نعتہ حب فی النہا و الامرة صبی اللہ صالی علیہ وآلہ  
 و اصحابہ اجمعین  
 نوٹ: میں نے (قبلہ مفتی صاحب) کہنے مانا جان (میں)  
 لایم می الدین رحمت اللہ علیہ کی زیارت نہیں کی لیکن ان کی عیاض سے  
 روشن ہوں گا ایک مصرعہ: وہ ہے وہ ہے کہ  
 نہ سنا ہے چلے چکے چکے چکے چکے چکے چکے چکے چکے  
 نہ کھانا چائے سوں رہا انتہی کم کیوں کی  
 لقمہ الیسید گھاسین غفرلہ  
 ہزاروں (۱۵۵)

۱۵۶  
 قبلہ حضرت صاحب  
 کے اقوال زریں



یہ صغیر پاک و بزرگ میں اسلام کا نور اپنے سونے کے کراہ کی تہلیقی  
کو غشوں کا اثر ہے جنہوں نے وقت و زمانے اور حالات کی صورتوں کو  
خاطر میں نہلاتے ہوئے ہر حالت میں مذاہنہ الہی اور خوشنودی  
محسوس خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بد نظر و کھار نظر خداوندی ان  
مردان کی آگاہ پر اس طرح مہربان ہوئی کہ ان کا پیغام و کئی لوگوں کیسے  
اسی و راحت کا پیغام بن گیا۔ جس گم کردہ راہ کو بھی ان پاک مشیتوں کی  
محبت نصیب ہوئی وہ مطلق ایمان کا روشن ستارہ بن کر چکا و ملت  
اسلام کے ان محبین میں ایک اہم نام تہذیب حضرت صاحب دامت  
برکاتہم العالیہ کا ہے۔

آپ کی اہل سنت و جماعت و اصحاب ان ہجرت الہیہ و مستحقین  
میں سے ایک ہے جنہیں رحمت الہی نے انتہائی پر آشوب دور کر پاک  
حالات میں اپنے لطف و کرم کا منظر بنا کر امت مسلمہ کی ہمارا ساری  
کے لئے سرفراز فرمایا۔

آپ کا ہر نقش قدم شاہراہ حیات ہے سا کا ان محبت و وفا کیلئے شہرہ  
ہے۔ یہ ہر ولایت کے اس آداب و مہمان کی کرنوں سے لینا ہے اور کر

بے شمار مردانِ حق دنیا کے ساتھ دُکھوں میں اور انسانی کر رہے ہیں۔

مردمِ دنیہ کی ترویج میں آپ کو ضروری لگاؤ ہے۔ سسائوں کی زبوں حالی، پسماندگی اور بے گلی کا احساس آپ کو ہر وقت ہے لیکن رکھتا ہے۔ آپ کی مقررہ سطح سے کمی کمال، مداخلت اور کمی بیگانہ ہے۔

اللہ تعالیٰ عسرو محل کے فضل و کرم اور آپ کی محبت آمیز کھنگلو کے سبب مجھ سے احباب کو عملی صلاح کی توفیق نصیب ہوئی اور ان کی زندگیوں میں خوشگوار انقلاب آچکا ہے۔

آپ کے فیضانِ عام کا مستند دور تک پھیلا ہوا ہے۔ آپ کے ارشادِ رس میں احاطہ قیادت کے درس کے علاوہ تواضع، انکساری، وحد رنجی، محبت و تعظیم اور حسن اخلاق پر بہت زور دیا گیا ہے۔

آپ فرماتے ہیں:

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

لَعَلَّكُمْ وَنَعْلَمُ وَلَسَلَّمَ عَلَيَّ وَسَلَّمَ عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ وَطَلَبُ  
وَأَسْبَحُ بِحَمْدِهِ

ایمان

چند باتیں بطور نصیحت لکھی جاتی ہیں۔ ان پر عمل کرنا جو کہ انسان دلوں جہانوں کی سعادتیں حاصل کر سکتا ہے۔

الْوَلِّ وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللَّهِ الْعَظِيمِ

(۱)۔ تواضع اور انکساری کو جو میری طاقت تمام دوسری طاقتوں کا

(۲)۔ ہر کسی کو اپنے سے بہتر جاننا تو تم سب سے بہتر ہو جائے گا۔

(۳)۔ علم اور علم کا ادب کرنا اس سے مدد ملے گی ترقی نصیب ہوگی۔

(۴)۔ رنج و اندوہ و غم و غصہ سے بے نیاز رہو کیونکہ دنیا کی محبت ہر برائی کی جڑ ہے۔

(۵)۔ وہ کتنا بد نصیب انسان ہے جس کے دل میں چاند آروں پر

رحم کرنے کی عادت نہیں۔

(۶)۔ تم سے سب سے بڑے دشمن تم سے بڑے دوست ہیں۔ چلو،

ہمیں کے پاس نہ بیٹھو بلکہ نیکیوں کے ساتھ دوستی اور ہمبستگی رکھو

(۷)..... تنگی سے تنگ کی صحبت بہتر ہے اور عالی سے مرے کی صحبت بدتر ہے۔

(۸)..... تمام عورتوں کی بڑ اور تمام بھلائیوں کا مجموعہ علم دین پڑھنا اس پر عمل کرنا اور پھر دوسروں کو پڑھانا ہے۔

(۹)..... اگر کوئی مصیبت آجائے تو اس کا علاج حق جوں اور مسکینوں کو خوش کرنا ہے۔

(۱۰)..... جھگڑنا ہے جو مرے کے بعد (قبر اور آخرت) کے لئے جاری کرے۔

(۱۱)..... جو شخص ہر ایسے مرے کے ساتھ کلک داپ رکھے اس کا دین خراب ہو جاتا ہے۔

(۱۲)..... دین کی تائید داری کو اپنا ذخیرہ سار جہان ہارنا ہو جاتا ہے۔

(۱۳)..... دین اور دنیا کی عزت مافیٰ مصلیٰ علیہ السلام میں ہے۔

(۱۴)..... جو شخص رات کے پہلے سے میں جائے اور آخری سے میں سوئے وہ بڑ بد قسمت ہے۔

(۱۵)..... حبیب خدا مصلیٰ علیہ السلام کی سنت پر عمل کروا کر اللہ تعالیٰ

عزوجل کے محبوب بن جاؤ گے۔

(۱۶)..... جو کسی کو کھانا کر دے اور بلا وجہ غریبی کسی کا دوسرا دکھائے۔

خیر الناس من یطعم الناس (الرحمۃ)

(۱۷)..... سب اچھیوں سے بڑا ہے جو عقیقہ دودھ پاک ہے۔

(۱۸)..... ہر کام میں اللہ تعالیٰ عزوجل ہر حق رکھو

ومن ہو کل علی اللہ لہو حسب (القرآن)

(۱۹)..... باغی اور نصیبت سے بچنا چاہئے بن جاؤ گے۔

(۲۰)..... ہمیشہ کی ہونا بصورت ہونا

(۲۱)..... صحبت اور شکر کی کائنات جانو

(۲۲)..... اگر کوئی تکلیف آجائے تو بے مرے مت ہونا اور نہ سمجھنا تکلیف پہلا بن جانا کی۔

(۲۳)..... سب کوئی مصیبت آجائے تو بے مکان دین خصوصاً شہید

کر بلا سہونا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تکالیف کو یاد کروا مصیبت بھی ہو جائے گی۔

(۲۴)..... ایسا آخرت کو دنیا پر ترجیح دے کر دے کہ کافر درود چاروں

کرا آخرت پر ترجیح دیتے ہیں۔

(۱۵)۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت اور محبت کو دنیا کی ہر محبت اور محبت پر ترجیح دے گا اللہ تعالیٰ عز و جل تمہارے رسول میں ایمان رکھ کر رہے گا۔

(۱۶)۔ جس کا عقیدہ انسانیت و جماعت یعنی دنیوں کی جماعت کے خلاف ہو اس کی ہر اہم سالہ جہاد کو محرم کے پہلے ہر ہفتہ کی تاجہ ہوا

(۱۷)۔ رسول خدا سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بے ادبوں اور گستاخوں کے ساتھ عداوت رکھنا اللہ عز و جل اور رسول اللہ ﷺ کے ساتھ محبت کا بہترین ذریعہ ہے۔

(۱۸)۔ عورت پر سب سے بڑا حق خلعت کا ہے۔

(۱۹)۔ رسول اکرم رحمت و رحمت و رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی شہزادی، خاتون جنت رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پرچہ "نئی عورت کے لئے کیا ہے؟"

تجما پھر لیا "عورت کے لئے یہ ہے کہ اور انہی مرد کو دیکھے اور اسے انہی مرد دیکھے۔

(۲۰)۔ دعا سے بلائیں اور ہوتی ہیں۔

الصالح ابعث

(۲۱)۔ محمد کر اللہ تبارک الرحمة

(۲۲)۔ اللغات آلات

(۲۳)۔ الظمى من الظى اللطوب

(۲۴)۔ فیکس من ملک عبان الشهوة

(۲۵)۔ الفحل الجهاد جهاد النفس من الهوى

(۲۶)۔ المومن من تحمل اذى الناس ولا يتأذى احداه

(۲۷)۔ العنبر ابى اللب بمسطة (ابى بالقاء) ولى النفس

هرکما

(۲۸)۔ لسان من ظفى واثم الشهوة الفسها لان الجسم من

الماوى (القران)

والسلام

فقیر الیہ فی امن فخر لدن الدہر پر درہ فیصل آباد

یکہد علی الاول شریف لا ۱۳۳۰ھ

۹۰-۱۳۳۰ھ راز شہد

# دلفشیں تاثرات

III

IV

☆ ..... جامع انسانی تقویٰ بازار ایکٹر مشراہیں کی مسجد  
میراٹھ (ملکی) ۱۹۲۱ء - ۱۹۲۲ء کا زمانہ میں اور مسجد

آپ نواز آوار (۱۹۲۱ء) کے رہنے والے ہیں۔ وہ  
بزرگوار حضرت مولانا غلام محمد صاحب یعنی اپنے وقت کے جید عالم  
دینی و صیہ حلال تھے۔

جامعہ رضویہ مظہر اسلام فیصل آباد، جامعہ میاں صاحب  
شریہ شریک میں مولانا محمد صیہ (صاحب) اور حضرت اعظم پاکستان  
مولانا سر دار احمد (رحمۃ اللہ علیہ) سے درس حدیث کیا۔ ۱۹۵۰ء میں  
سید لراقت حاصل کی۔

فرمانت کے بعد جامعہ رضویہ مظہر اسلام فیصل آباد میں مدرس  
مقرر ہوئے۔ وہیں ان کے کی جاری کرتے رہے۔

محمد فیصل آباد میں دارالعلوم امینہ رضویہ بھی قائم کیا۔  
رضوی جامعہ محمد گزنی دارف میں خطابت کے فرائض بھی سر انجام دیتے  
رہے۔ آج کل جامعہ محمد گزنی دارف میں خطابت دیتے ہیں۔

تحریک ختم نبوت ۱۹۲۴ء میں مسلمانان پاکستان نے منکرین



علم نبوت کا پانچواں کیم تو بعض علماء پرست علماء کی طرف سے اس  
پانچواں کو غیر شرعی قرار دیا گیا جس پر مفتی صاحب موصوف سے  
پانچواں کی شرعی حیثیت پر ایک کتابچہ لکھا۔

برائین القادسہ رحمہ اللہ، دامت غور و کرم، پانچواں کا  
شرعی ثبوت (پانچواں کی شرعی حیثیت) (دراجمی کی اہمیت) (پوسٹر)  
و فی الواقع اس اور ہم مابین اقیات ایجوکیشن لاکا برقی سلسلہ الامام خروانہ عمر  
اہم تصانیف ہیں۔

سلسلہ عالیہ قادریہ نقشبندیہ میں حضرت خواجہ عبدالرحمن رسول اللہ  
شریف (مسیح مجسم) کے ہاتھ پر بیعت کی دوران کے وصال کے بعد  
حضرت سجادہ فاضل صاحب نجیہاں شریف (میر پرآر آدو سیمیر) سے  
انتساب فیض کیا۔

اردو جامعہ اسلامیہ کراچی میں ۱۳۴۷ھ میں

نقشبندیہ میں شمس المصطفیٰ مدظلہ

مولانا (محمد) احمد علی خان صاحب (نقشبندیہ میں شمس المصطفیٰ مدظلہ)

☆☆☆☆☆

پیشکش: جمہور نقشبندیہ پاکستان میں پوسٹر پھیل گیا۔

حضرت مولانا مفتی محمد امین نقشبندی امدادی مدظلہ

تعارف و ولادت

اسلام آباد، پاکستان، علامہ ابو سعید مفتی محمد امین ایمن نظام محمد کی  
ولادت ۱۳۳۷ھ بمطابق ۱۹۱۹ء کو لاہور میں ہوئی۔ آپ  
راجپوت بھٹی خاندان کے چشم و چراغ ہیں۔ آپ کے والد عالم دین اور  
شیخ بااقتدار تھے۔

علوم کا ہری دہانہ

علوم کا ہری دہانہ کی تحصیل کے بعد لڑے شریف میں حاضر ہو کر خواجہ  
محمد رسول اللہ قدس سرہ سے سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ میں بیعت ہو کر  
بہار طریقت ہوئے۔ آج کل اپنے قائم کردہ دارالعلوم امینیہ رضویہ محمد  
پورہ فیصل آباد میں درس و تدریس بالاساتذہ کی مسند پر فائز ہیں۔ شیخ  
۱۹۵۵ء-۱۹۶۲ء-۱۹۶۹ء-۱۹۷۰ء (۱۹۷۱ء تک) میں حج بیت اللہ اور زیارت  
مدینہ منورہ سے شرکت ہوئے۔

تصانیف:

ایم امین القادسہ رحمہ اللہ، دامت غور و کرم، پانچواں کی

شرقی حیثیت، عاقل کی اہمیت، ایمانیت، الحاح اور آپ کوثر درہمجات۔

آپ کے صاحبزادے مولانا محمد سعید اسد نقشبندی مجددی جامعہ اہل سنہ و عربیہ شیخ کالونی کے منتظم اور حبیب خانے پاکستان کے منتظم رہنا اور اسلاف مشن کے عالم ہیں۔

(جہاں نقشبندیہ پتہ ایف اے پست محمدی)

✽..... سماعی پاناز احمد خزان

حضرت مفتی امین صاحب آپ فیصل آباد میں منگلا انیسویں گزریں ہیں۔ یہاں آپ سے محمد یونس صاحب مسجد گزاردین سے مفتی محمدینہ و محبوب محمد پورہ کے نام سے ایک بڑا دیلی ادارہ تشکیل دیا ہے جہاں ملحد فی تعلیم دی جاتی ہے۔

آپ حضرت مولانا سر ناراضہ کے ممتاز علماء میں سے ہیں اور مولانا علی ہجو کے ساتھ گزارے ہوئے عرصے کو ہماری دلچسپی و اعزاز میں بیان کرتے ہیں۔

آپ کوثر درہمجات، معنی کردہ اور دیگر تہذیب آپ کے علمی اور ادبی اوقی کا ثمرہ ہیں۔

آپ کا خوشہ پوش ہیں اور ناخوشی و طاعت کرتے ہیں۔ مگر

آپ کے سراپے سے فخر کی خوشبو آتی ہے۔ دن رات میٹھو رہنا قالی اداوت میرا دل لائے حاضر ہونے ہیں اور آپ کے کلام سے ان کتاب فیض کر کے لکھتے ہیں۔

آپ طرز طریقوں میں سادگی کو قرار دیتے ہیں مگر پھر بھی آپ کے عمل کی استقامت اور دینی خدمات کی شان چھپ نہیں پتی۔ میں نے آپ کے جملہ اہل تعلق کو آپ کا حق کا متعرف کیا۔

سماحیل پارس ۱۶۷

محقق احمد خزان فیروز سنو سنو

لاہور، درہمجات، کراچی

✽..... امت و نور و شرب اسلام گرجی

حضرت علی اصغر دامت برکاتہم العالیہ کے آباء اہل کافا آبادی وطن کمرات کی تحصیل پتالہ کا گاؤں "پتالہ شاہ واکرت" ہے۔ وہاں کچھ زمین تھی۔ لیکن ۱۹۱۷ء میں قحط سالی کی وجہ سے حالات اس قدر زار و مار ہوئے کہ سرکاری دکان بھی زمین سے ادا نہ کیا جاسکتا تھا۔ اس وجہ سے لاہور کے ایک گاؤں میں آپ کے والد گرامی ایچ حکیم قاسم محمد رحیم اللہ علیہ قریب لائے۔ یہاں آپ دینی تعلیم بھی کرتے اور

حکمت بھی گاؤں میں امامت کا فریضہ بھی آپ کے سپرد تھا۔ اسی گاؤں میں فقیر بصرہ علیہ الرحمہ کی ولادت ۱۵ شعبان ۱۰۸۸ھ بمطابق ۱۷۷۱ء میں ہوئی۔ آپ کے پردہ بھی گرامی مرتبت (ڈاکٹر محمد شریف) صاحب رحمۃ اللہ علیہ مولانا محمد حنیف رحمۃ اللہ علیہ اور حضور مولانا محمد فاضل علیہ الرحمہ کی اسی گاؤں میں پیدا ہوئے۔

آپ کا شمار سب سے صریح ہے:

حضرت ابو سعید محمد امین رحمۃ اللہ علیہ بن الحاج حکیم غلام محمد رحمۃ اللہ علیہ بن مولوی غلام محمد بن الدین بن علی بن غلام حسین بن میاں محمد بن میاں میر بخش علیہ الرحمہ۔

آپ کے اساتذہ کرام کے سامنے گرامی درس لیں ہیں۔

حضور سیدی احمد شاہ عظیم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا شیخ الحدیث غلام رسول علیہ الرحمہ

برادر محترم مولانا حاجی محمد حنیف رحمۃ اللہ علیہ

آپ ۱۹۵۴ء میں امر پور شریف لائے۔ جامع مسجد غلام محمد

امر پور میں ایک غلام مافی عنید کے مولوی صاحبزادہ مہاشور صاحب

عنید تھے۔ لوگوں سے حضرت محدث عظیم رحمۃ اللہ علیہ کی عشق رسول

میں ڈوبی ہوئی نگاہیں تھیں تو انکی مولوی صاحب کے واسطے کاچہ چلا تو ان کو سہرے نکال دیا۔ بالآخر یکم محرم الحرام ۱۳۶۱ھ بمطابق ۱۹۵۳ء کو حضور فقیر بصرہ علیہ الرحمہ امر پور شریف لائے۔

ابتداء میں آپ کا پڑھائی میں دل نہیں لگا۔ اللہ عزوجل نے بڑے کام لئے تھے اس لئے حالات بدل دیے۔ اناس ہوئے تو سوجا کر کچھ نہیں رہا جاسکا تو میر میں کیا ہوگا بس اسی ہنر بے تے پڑھائی کے لئے آمادہ کیا۔

۳۶-۱۹۳۷ء میں آپ کو فی تعلیم کے حصول کے لئے آپ کے برادر اکبر نے شریف پور شریف میں داخل کر دیا۔ ابتداء میں یہاں آپ کا دل نہ لگا جس کی وجہ سے دو تین ہفتے شریف پور شریف رہنے کے بعد آپ گھر تشریف لے آئے اور کافی عرصہ فارغ رہے۔ لیکن جن پاک چھتہ امتیوں سے قدرت نے بڑے کام پئے ہوئے ہیں ان کے لئے حالات بھی بدل دیئے جاتے ہیں کافی عرصہ فراغت کے بعد دوبارہ شریف پور شریف تشریف لے آئے۔

یہاں آٹھ سالہ قضاہ آپ نے تین سال میں ختم کر لیا۔

بوقی اللہ تعالیٰ

صورۃ تیسرہ مکہ مکرمہ کی طبیعت بچپن میں بھی نہیں کر دے  
طرف اگلے دیکھی۔ ابتداء ہی سے والدین کی خدمت کا شوق تھا۔  
والد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی گود میں قرآن کریم پڑھ لیا تھا۔

آپ کے برادر گرامی مرتبت اللہ ذاکم محمد شریف رحمۃ اللہ علیہ  
دستار بندی کے موقع پر لاہور سے نکل آ کر شریف لائے تو حضرت  
صورت اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ نے ڈاکٹر صاحب سے فرمایا کہ ان  
کو (مشورہ غیر انصرہ علیہما) ہم مفتی بنائیں گے۔ اتفاقاً کوئی کام  
کام لپڑا ہوا تو حضرت صورت اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ نے مولانا  
مفتی محمد راحم صاحب کو بلا کر فرمایا "بندہ خدا انہی کا کام بہت زیادہ ہو  
گیا ہے۔ آپ سنبھال لیں؟" لیکن انہوں نے مصلحت کر لی۔ مفتی  
نواب دین صاحب کو بلا کر فرمایا تو انہوں نے بھی مصلحت کر لی۔ اس  
کے بعد مشورۃ لیں انصرہ کو بلا گیا۔ آپ نے اس راہداری کو قبول کیا اور  
قریباً چھ سو روپے کی دھندلک میں اس منصب پر کام کیا۔ آپ  
فتویٰ لکھ کر حضور صورت اعظم رحمۃ اللہ علیہ کو ضرور دکھائے تھے۔

جامعہ رضویہ میں ایک ایسے استاد کا تعین ہوا جس کا سیلان  
"نیز ہی" تھا۔ صاحبزادہ صاحب کی توجہ جب اس طرف مبذول

کر والی گئی تو آپ نے اس کا کوئی ٹوکس نہ کیا۔ پتا غرض ۱۹۷۳ء کو  
جامعہ رضویہ کی اللہ باریک دیکھ کی ڈسٹریکٹوں سے طبعاً ہو گئے۔

قبلہ حضرت صاحب زید چھٹا سے کیا گیا ایک اخراج فقہرا کا رہیں  
کی طرف ہے۔

س۔ فضیل اور مفتی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جانب رجعت کسی  
طرح ہوئی؟

ج۔ چند سال عارف رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علامہ الحاج ابو الحسن  
مولانا سرور احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں گزرا۔ سب کچھ ان کی  
شریعت سے حاصل ہوا۔

س۔ آپ کی عمر بچپن کی تعداد کتنی ہے اور آپ کا پیدائش سال  
کون ہے؟

ج۔ اب تک حطین کی تعداد چھ ہزار چار سو اسی ہے۔ (۱۹۸۸ء)  
۱۹۵۰ء تک تقریباً سلاطین سات۔ بچہ تک آپ کے عمر بچپن کی تعداد  
تقریباً ۱۲ ہزار تک پہنچی تھی، سب سے بڑا راہ ہے جو نہ مائے اُمی  
کا جواں رہے اور اس راہت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پوری قوت  
سے قضا کرے۔

س۔ اب تک آپ کی تصانیف کی تعداد کتنی ہے؟ سب سے پندرہ  
کون کی تصانیف ہیں؟

ج۔ اب تک تصانیف جو شائع ہو چکی ہیں۔ ان کی تعداد ۳۸ ہے  
(۲۸ نومبر ۲۰۰۰ تک آپ کے ۱۰۳ کتب و رسائل شائع ہو چکے تھے)  
پندرہ

آپ کوڑا البرہان

س۔ لٹری اور سیاسی اقتدار سے جو کوڑیاں ہو گئی ہیں اس پر آپ کا  
کیا خیال ہے؟

ج۔ یہ گروہ بندیوں اور مصلحتی اصولی طریقہ و آبدھار کی وجہ  
سے ہیں انہیں کا علاج علامہ اقبال مرحوم کے اس شعر میں ملتا ہے

بھٹکی برسوں غولیں ساکریں ہر بہت

اکہا ہونے کی تمام پوچھی سو

س۔ تصرف کی اس دنیا میں آنے کے بعد آپ کو کون کن مشکلات کا  
سامنا کرنا پڑا؟

ج۔ فقیر کو بچھن سے ہی سے دلدل پاک سے شگ راجھا فقیر کو کوئی  
شکل بھی نہیں آتی

س۔ آج کے انسان میں میر تقی میر کے مطلق آپ کا تصور

وہی ہے؟

ج۔ آج کے دور میں یہ فکر کا فقدان ہے۔ آج میں مصلحتی مصلیٰ اللہ  
علیہ وآلہ وسلم کی جگہ خوش فہم لے رہی ہے۔ یہاں اب تک تو کیر فہم نہ  
ہو انسان جو مصلحتی مصلحت میں جتنا ہے گا وہ صرف کوئی جھگڑا کرے گا اور  
تو کیر فہم مصلحتی مصلحتی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بغیر ہو گیا ہے۔

س۔ اسلام میں سیاست کے کل ڈھل پر آج کل بہت بحث ہو رہی  
ہے اس کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟

ج۔ کہ اگر خدا پر اللہ تعالیٰ عسرو جمل کے قانون کے نفاذ کی ہر ممکن  
کوشش کرنا ہر مسلمان پر لازم ہے۔ اس کے معنوی پہلوئے سیاست  
جیسا اسلام کا حصہ ہے۔ لوگوں کے دلوں اور اس وقت وہ ہوں گے  
بہت دین عزیز میں تمام مصلحتی مصلحتی اللہ علیہ وآلہ وسلم نافذ ہوگا۔

س۔ آخر میں مسلمانان پاکستان خصوصاً اچھے صریحہ کہیں کوئی پیغام؟

ج۔ سب مسلمان بھائیوں کیلئے ایک ہی پیغام ہے کہ وہی مسلم نظام  
مصلحتی مصلحتی اللہ علیہ وآلہ وسلم است کا صدق بن جائے تو پھر آج کے  
پیغام مصلحتی مصلحتی اللہ علیہ وآلہ وسلم است بخود بخود جائے گا۔

میرب اسلام جیٹا لے کر مصر میں جہاں گھر

۲۰۲۳ء بمطابق ۱۴۴۵ھ میں آئی ہے کہانی

نظرے خوش گزرے



سورۃ

روشن باختری ہوئی کشادہ ویشائی، امید مجھ کا دعا رہاں، ۱۰ ص  
 نہایت محض دل، تاجوت پھر اپنے میانہ آمل بہ باختری، پھر مبارک  
 آیت گہرا میں سے ایک آیت، جس کا کشادہ دل و باختری ہو رہا، رنگ و رخسار  
 سفید و سرخ تجلیات حسن انسانی کی تصویر، دل فریب نہیں، سبہ مبارک کنز  
 عقل اسرار عشق و محافق کا معارف ہے۔

لہذا اس گول چراغ کو اظہار عزم کے وقت رنگ گل سے ملا کر  
 تر ہوتے ہیں، مکتبہ میں آہنگی شیرینی ہے، کئی خوش و شاد رہش  
 مبارک، سر پر دستار مبارک، سفید کپڑے کی ہاتھ سے بنی ہوں لڑکی  
 پہنتے ہیں۔ سفید شلوار کھلی پاندیہ لباس ہے۔ کڑھو، جھانک  
 دیکھا، دل، درود پاک، درود اعلیٰ شب کا اثر بہ وقت بڑی بڑی دعا میں  
 دیکھا، سب آگہوں سے جہاں ہوتا ہے۔

آپ کی ویشائی پر دونوں اطراف میں "عز" (۱) لکھا ہوا  
 ہے۔ یہ لکھو میں لوگوں نے زیارت کی ہے۔ جہانی میں اگلے نما پاں  
 نظر آتا تھا۔ مگر اب جیسے جیسے عمر بڑھ رہی ہے یہ نام مبارک

(۱) علی علیہ السلام

سکڑوری کی وجہ سے دم ہوتا چار بار ہے۔

ان کی وجہ سے سارے جسم سے نکلے ہیں  
یہ بات کوئی سختی کے باب سے نکلے ہیں  
(انہی)

### ہمد صفت موصوف شیخ

آتش گل جری سرری آسان کام سمجھا جانے لگا ہے ہیکے سے عظیم  
ذمہ داری ہے کار آسان لکھ ہے۔

یہ شہادت مگر اللہ میں قدم رکھنا ہے  
لوگ آسان سمجھتے ہیں مسلمان ہوتا

قبل حضرت صاحب دکنہ عالی پر صوفی موصوف جی ہیں۔  
سیدان خطابت ہوتے آپ اپنی ایسا کا مکہ منورے دکھائی دیتے ہیں  
اگر عجب قدر میں ہوتے اس میں آپ نے مسلسل گناہ گوار ہوتے  
کھینچا لے۔

آپ کی ذمہ داری خدمات اور چھانے کی غریبوں کو آسان  
کے نیاز و شاکر ہو کر رہتے تھے۔ میدان تھیف میں تو قبل  
حضرت صاحب دامت برکاتہم اللہ یہ اپنے بہت سے ہم سفر ملے۔

فضلا اور ادا سے آگے نظر آتے ہیں۔ جس کا اعلاہ تلف و مال میں  
آپ کے طبی مطالعات اور کتب چھ کر بخیر ہوتا ہے۔ آپ ایسے  
دنیاوی مسلمانوں سے ملاتے ہو کر دین کے لئے کام کرتے ہیں۔

### شیخ کی نظر میں

فیصل آباد سے کسی راہوت منصف نے میری صاحب دامت  
برکاتہم اللہ کو خط لکھا کہ گاڑی کے لئے نقش منگوا لیا تھا، کم ہو گیا ہے،  
دوبارہ منگوا دینا۔

وہ صاحب کوئی گھار شریف سے جواب

معلوم مسنون لکھ دیا۔ آپ نے لاپرواہی سے کام لیا اور نقش  
منقح کر دیا۔ آپ کو دوبارہ منگوا دینا ہے۔ سب احتیاط سے کام لیں۔  
نقش کے گم کر کے سے احساس ہوتا ہے کہ آپ کو نقش کی قیمت کا  
احساس نہیں۔ کہتے ہیں کسی سرے سے ایسا ہی فعل سرزد ہوتا اور جب وہ  
دوسرا نقش بے حضرت جی صوفی شاکر گاڑی رقتہ اللہ علیہ کے پاس گیا تو  
انہوں نے فرمایا:

"اس لئے سونے میں حذر! آگاہی سونے کی وجہ سے قدر ہوتی۔"

آپ متقی محمد امین صاحب کے پاس ہایا کریں اور عام باطل  
جہاں سے دعا کر لیا کریں۔ بعد آپ کی بھاری کیلئے دعا گو ہے۔

والسلام

(مکتوب نمبر ۷)

### محبت رسول اور اطاعت رسول ﷺ

محبت رسول ﷺ اور اطاعت رسول ﷺ دونوں کا گہرا تعلق  
ہے۔ جہاں محبت ہوئی ہے وہاں اطاعت کے فرائض رنگ ہلے  
چمکتے ہیں۔ کیونکہ محبت کے جذبات انسان کو اپنے محبوب کے اعمال کی  
اطاعت اور مشابہت پر مجبور کرتے ہیں۔ اتباع کے بغیر محبت کا دعویٰ  
بھوٹا ہوتا ہے کسی نے کیا خوب کہا ہے۔

لو کان حبک صادلاً لاطاعت

ان المصحب یتم حبب بطیع

یعنی اگر تیری محبت چلی تو اسے اپنے محبوب کی اطاعت  
کرتا۔ کیونکہ محبت ہی ہے جو محبوب کا مطیع بناتا ہے۔

قبلہ حضرت صاحب دامت برکاتہم العالیہ محبت رسول اللہ  
اطاعت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اچھا پُر اثر ذرا میں دیکھ

دیتے ہیں۔

آپ کا فرمان ہے

”محبت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایمان کے پھول کیلئے  
خوشبو، ایمان کے جسم کیلئے جان اور ایمان کے پتہ کیلئے راشی ہے اور  
دوست سے پاس دلوں، جہاں کا سرمایہ محبت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے  
سوا کچھ نہیں ہے۔“

آپ سے جب کوئی مرید کسی تکلیف کرنے کے حقائق مرض  
کرتا ہے تو آپ کا جواب ہوتا ہے ”دورو پاک“ اس لئے کہ سب  
دوٹیوں کا تکلیف دور پاک ہے۔  
آپ فرماتے ہیں۔

”جب انسان حضور نبی کریم صلی علیہ وسلم کا دامن رحمت پکڑ لیتا  
ہے تو اسے اللہ کا قرب نصیب ہوتا ہے اور محقق رسول ﷺ ہی  
اندریروں میں سہاگے تکمیل ہے۔“

قوت عشق سے ہر پست کو بالا کر دے

دہر میں ہم عمر ﷺ سے ایسا کر دے

(اقول)

## وقت استقامت

اللہ تعالیٰ حروب و جنگ کے وقت کی یہ شان ہوتی ہے کہ جب وہ تاج ہوتا ہے تو اپنے پہرہ کا اس سے ہمراہ ہوتا ہے۔ اس کا دامن بچتا ہے تو نقطہ اپنے رب و الملک کی پارگاہ میں۔ دست سوال دراز کرتا ہے تو صرف اپنے دیاب و مصلیٰ رب کی چٹاپ میں۔ بادشاہوں کی دولت و امیروں کی ثروت اور وڈیروں کی جاہ و عظمت اس کی نگاہ میں یکدم وقت نہیں رکھتی۔ دنیا کی کوئی دولت اس کی قید کا مرکز نہیں ہوتی۔

قد حضرت صاحب زلیخہ فرمادے کہ اللہ رب العزت نے بیکاری دولت و استقامت عطا فرمائی ہے۔ آپ اپنے دل و خیال دھڑکیں سے اکڑ کر رہا کرتے ہیں:

”موت کی مثال سائے کی مانند ہے اگر اس کے چھہ بھڑکا شروع کر دے تو کبھی بھی اس کو نہیں پکڑ سکے گا، لیکن اگر اس کی طرف پیچھے کرے تو یہ قدموں میں آ جاتا ہے۔ اسی طرح اگر دولت کو تنہا چھوڑ دے تو کبھی بھی یہ نہ ہو سکے گا اس سے استقامت کا مظاہرہ کر کے تو یہ دلیل و خوار ہو کر تہا رہے قدموں میں آئے گی۔“

روٹی اور میرزا اللہ علیہ نے استقامت کے متعلق کیا خوب کہا ہے  
خدا کے پاک بندوں کو حکومت میں عطا کی  
دہرہ کوئی مگر مخلوق رکھتی ہے ؟ استقامت

## خوش خلقی اور تالیف قلب

خوش خلقی اور تالیف قلب ایک ایسی نعمت ہے جس کے ذریعے  
سنگ و کوسم بنا دیا جاتا ہے اور یہ دونوں چیزیں اسلامی تعلیمات کا  
محرک و قیادت ہیں۔

بلکہ حضرت صاحب دامت برکاتہم العالیہ فرماتے ہیں:

”خوش خلقی اور جہ ہے اور خوش خلق اور جہ ہے۔ خوش خلق کرنا  
و منوع ہے مگر خوش خلقی میں مطلوب ہے۔ کام جو خلیہ خوشی سے نہیں  
ہو سکا خوش خلقی اور تالیف قلب کے ذریعے باہم مل جاتے ہیں۔“

اللہ رب العزت نے قید حضرت صاحب کو امتداد دیا ہے اور  
تالیف قلب کا دائرہ عطا فرمایا ہے۔ یہ تینوں طالع و طالع و طالع  
آئے ہیں۔ اپنے مسائل عرض کرتے ہیں۔ آپ خدا عطا فرمائی ہے  
پھر سے خود سے سننے کے بعد ہر ایک کے لئے خیر و خیر و خیر ہے وہ

فرماتے ہیں۔ آپ شریعت پر جو کسی سے الحمد للہ سے گریز نہیں کرتے۔ یہی وجہ ہے کہ لوگ جوئی و جوق اس مردِ فکدہ کے پاس پہنچتے ہیں۔ فکدہ بلا حول و رحمة اللہ علیہ نے کہا:

ہم کیوں ہے زیادہ شرب خانے میں  
فکدہ بات ہے کہ بے مصلحت ہے مردِ فکدہ

تلاذد ۔

قبلہ حضرت صاحبِ دامت برکاتہم العالیہ کا امتِ اسلامیہ پر یہ ایک بہت بڑا احسان ہے کہ آپ نے اس کو ایسے بے قیمتی سونے دیے کہ کبھی آپ کا نام انگریزوں کے پاس نہ آئے۔ آپ کے قاصد شہِ طلباء شریعتِ اسلامیہ کی پاسداری کر رہے ہیں اور دیگر اسلامی ادارہ کی تحریکوں میں سب سے آگے چلے دکھائی دیتے ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ قبلہ حضرت صاحبِ مدظلہ العالی نے اپنے شاگردوں کی ایسی تربیت فرمائی کہ وہ خلوصِ دل سے وہیں کا دور رکھتے تھے اور رکھتے ہیں۔ یہ سب آج بھی ہجرتِ کئی لاکھ کے تبلیغِ دین کی راہی زندگی کا لازمہ بنتے ہیں۔

ایک آدابِ مسلم کی آسمانی، باقی پھر ترقی ضرور اور عمدہ چاہیے

دلیل اس کے علاوہ ہوا کرتے ہیں۔ جب ہم اس پہلو سے قبلہ حضرت صاحبِ زید شرف کے مقامِ کاجِ نزدیکی میں تو ہمیں ہر طرف روشنی ہی روشنی نظر آتی ہے۔

آپ کے علاوہ میں سے بعض کے اسلوبِ دلیلی ہیں۔

(۱)۔۔۔ مولانا حافظ محمد امجد علی صاحبِ مدنی مسکنِ اسلام آباد (شریہ) (افریقہ)

(۲)۔۔۔ شیخ طریقت الحاج مولانا طاہر الدین صاحبِ مدنی سہارنہ ضلع

نیروان شریف۔

(۳)۔۔۔ مولانا محمد سعید نقشبندی رحمة اللہ علیہ سابق خطیب دار پورانا

سج بخش رحمة اللہ علیہ لاہور۔

(۴)۔۔۔ مولانا سید زہد علی شاہ صاحبِ رحمة اللہ علیہ سابق خطیب

بھاروی جامعہ سہیل آباد۔

(۵)۔۔۔ مولانا حافظ معراج الاسلام سابق صدر مدرس جامعہ محمدیہ

بیمبر شریف (اس وقت آپ مہاجر القرآن لاہور میں علم کی شاخ

فریادیں کر رہے ہیں)

(۶)۔۔۔ مولانا سید جلیل صاحبِ الرحمن شاہ صاحبِ مدنی مفتی و دانش

آراء و تحریروں۔

(۷)۔ مولانا قاری حافظ فضل حسین صاحب ساجی خلق کوئی آزاد بخیر۔

(۸)۔ مولانا محمد فیض الحسن قاضی صاحب جامع مسجد سینہ دار بریلو شہر پورہ۔

(۹)۔ مولانا حبیب الرحمن صاحب مہتمم ہر علوم بخیرہ دار آزاد بخیر۔

(۱۰)۔ مولانا سید راجہ علی شاہ صاحب گوشتا نوالہ۔

#### صفت تعلیم و تعلم

قبل حضرت صاحب دہ بھٹا کی تقریباً ساری عمر پڑھنے پڑھانے میں گذری ہے۔ آج بھی جبکہ آپ کی صحت میں بات کی اجازت نہیں دیتی کہ کچھ پڑھ پڑھائیں آپ کی کوشش یہی ہوتی ہے کہ میرے پاس جو علم ہے وہ دوسروں تک منتقل کر سکوں۔

۔ میں اپنا خون منی میں ڈال کر

نئے پودے لگا چاہتا ہوں

میری بڑی بیہوشی کہ مریدانہ جذبہ میں بہر حال اثر پھیل اور

راقم الحروف تقریباً دو ماہ قبل تک ہر بدھ آپ وامت پر کاجم العالیہ سے

اکتساب علم کیا کرتے تھے

یک دن بہتا کہے گی

”ہامانی انھیں اوقات پر سوچ کر تھاری آنکھوں میں آنسو

بھلا لے لیتے ہیں کہ ہم آپ کی اس عمر میں کوئی خدمت نہیں کر سکتے

جبکہ مگر حقیقین و مسئلین تو یہ تمام بھر بھر کر لے جاتے ہیں۔

آپ حاستہ و کاجم العالیہ فرماتے تھے

”ہر آدمی پڑھ لکھنے پڑھانے پر حاکم بیوی میری خدمت ہے“

آپ وامت پر کاجم العالیہ کی اس بات پر میرے ذہن میں جو سب

سے نکلی بات آئی وہ یہ تھی۔

۔ مہر سہل انھیں چاہتا پھر ہے لکھ پڑھوں

جب خاک کے پودے سے انسان نکلے ہیں

کشف و کرامت

میں اس مقالہ پر کچھ لکھنا چاہتا تھا۔ مگر اس لئے نہیں کہ میں ان

اشیاء کا خاک نہیں بلکہ اس قدر ہے کہ شراہیے لوگوں کے وسیعہ خلاق

علم و عمل بخوبی اپنی شریعت و استقلالہ دار کو اس کوں حالات ہی کو

بہت بڑی کرامت سمجھتا ہوں اور کیا ہی بلند پایہ قریب کسی بزرگ کا ہے۔

الاستطامۃ فوقی الکرامۃ



سید الان کھ حضرت چنبرہ بظاہر کی رحمت اللہ علیہ کی خدمت میں  
ایک شخص رحمت کی نیت سے حاضر ہوا کافی عرصہ پہلے کے ہو ایک  
روز کا یکہ انہی کی اجازت طلب کی ارشاد ہوا کیوں ہے؟  
مرض کی کہ سالہا سال میں کوئی کرامت آپ کی نہیں  
دیکھی۔ اس لئے دل برداشتہ ہو کر ناخوش چلا ہوں۔ آپ نے فرمایا  
کہ اتنی مدت میں میرا کوئی فعل و عمل نہ کرئی توں۔ چہرہ ہر یا چہ  
شریعت کے خلاف بھی دیکھا؟

اس نے کہا:

"ہرگز نہیں"

فرماتے گئے اور کرامت اس سے ۲۰۰ کر کیا دیکھنا چاہتے ہیں

۔ بھائے درخیاں لہو اللہ

حسن در ہر گیسوے کر چکے

آہ ان لوگوں کے حالات و کمالات کب ظاہر کر سکتے ہیں۔

و جن کی پند از اعلیٰ علیین سے گزر کر مشاہدے میں مستغرق رہتی ہے۔

جن کی مودیت میں کوئی اور حق شان نہیں رہا ہے جن کے ارشادات

کنز علی ہوتے ہیں جن کی ہمت و عالم کی امتداد نہیں سمجھتی، جو

کھسا و قلعا کا سوتے بے باز ہو کر ارگاہے یار میں جا سا جہ ہوتے  
ہیں نور جن کی ادا میں پکار پکار کر کہتی ہیں۔

ظاہر میں کہیں بیٹھے ہیں

باطن میں کہیں ہیں

توٹا۔ جب اجازت ہوگی تو اللہ کرکات بھی لکھی جائیں گی

☆☆☆☆☆

حرف آخر:

مجھ سے اگر کوئی پوچھے تم نے بھی وہ شعر حیات دیکھا ہے جو  
 نکلے ہوؤں کو راستہ دکھاتا ہے، مایوسوں کو امید دلاتا ہے اور ہمارے  
 ہوؤں کو زندگی دیتا ہے؟  
 تو میں کہوں گا:

"ہاں"

وہ بلندی مائل، گورا چہرہ محض ہے، اس کے تین نقش بہت سی  
 دلاویز ہیں، اس کی آواز شعلی اور دل موہ لینے والی ہے، اس کی آنکھوں  
 میں دلوں تک پہنچنے والی روشنی ہے، اس کے مصلے میں قرونِ اولیٰ کی  
 مجاہدوں کی گرمی اور مصلحتے میں پرانی، ستھڑوں میں برسی پرانی خانقاہوں کی  
 خشک ہے۔

تو پوچھنے والا کہے؟ — یہ تو اپنے "بابائی" ہیں۔ تو میں  
 کہوں گا ہاں۔ آج کے شعر حیات "بابائی" ہی ہیں۔

ایک دن تھری عمر افضل سعید صاحب خواب میں گئے کہ میں  
 نے خواب میں اپنی والدہ ماجدہ رہا اللہ تعالیٰ کی دیار سے کہ: آپ پر مانے  
 لکھیں: "پترا بہ جو بزرگ ہیں اللہ کے ہاں ان کی بڑی شان ہے۔"



جل بل کر جاں بلب ہو جاتے ہیں اور ہم آ کر قبلہ حضرت صاحب کے  
سائے میں پناہ لیتے ہیں۔ کہ سول خدا علی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے  
سچے عاشقوں کے سائے بھی جیسے شہدے ہوتے ہیں۔

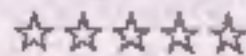
پور مجھ سے اگر کوئی پوچھے تم نے بھی حضور کیسے ہیں؟ تو میں  
فورا کہوں گا "ہاں"

بلندی ماں کی قدرے گھسے چنے اگر حضور نہیں تو حضور جیسے خرم  
ہیں کہ ان کی مجلس میں بیٹنے والا کوئی شخص گمراہ نہیں ہو سکا، حالات کے  
مستور میں ڈوب نہیں سکا، برائی کے صحرا میں بھٹک نہیں سکا۔

لہذا

مجھے یہ بھی یقین ہے اور تمہارا تہمت جب ہم قبلہ حضرت صاحب دست  
ہو کا ہم اعلیٰ کے ساتھ اعلیٰ جائیں گے تو ہی رحمت تعالیٰ صرف  
اس بات پر ہماری شفاعت فرماویں گے کہ ہم سب قبلہ حضرت صاحب  
کے بیٹے ہیں، ان کے چاہنے والے ہیں۔ (بسم اللہ)

نعت بہارِ نصیر



## آئینہ نصیر

نمبر	موضوع	صفحہ نمبر
۱	مدائے حق	۵
۲	نسب نامہ شریف اول	۶
۳	نسب نامہ شریف ثانی	۱۰
۴	سر لوحہ شریف	۱۱
۵	ایمان کے گہر	۱۵
۶	علی اور عطاء	۲۷
۷	دوران تعلیم چند غور و فکر پاریں	۳۹
۸	ترویج	۴۵
۹	رواحیات	۵۵
۱۰	آپ بکڑ	۵۹
۱۱	روحانی ارتقاء	۸۷
۱۲	قبلہ حضرت صاحب کے اقوال و کردار	۱۰۱
۱۳	دشمن و اثرات	۱۱۱
۱۴	نظرے غول گزرے	۱۲۵
۱۵	خوف آخر	۱۴۱



# مصنف کی دیگر معرکتہ الآراء تصانیف

